سراجی کا حساب

اگر سراجی پڑھانے سے قبل طالب علم کو یہ حساب پڑھایا جائے
یا طالب علم از خود اس کا مطالعہ کرلے تو ان شاء اللہ تعالیٰ سراجی
سمجھنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔ طلبہ درجہ سادسہ،
متخصصین اور مفتیان کرام سب کے لیے یکساں مفید ہے۔

تالیف

مفتی محمد فاروق حسن زئی صاحب

اُستاذ الحدیث والفرائض جامعہ اسلامیہ طیّبہ
ورئیس مدرسۃ الصدیق الاسلامیہ پٹیل پاڑہ

مکتبہ عزیزیہ

سلام کتب مارکیٹ، دکان نمبر 17 علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔
0300-2343814

سراجی کا حساب

اگر سراجی پڑھانے سے قبل طالب علم کو یہ حساب پڑھایا جائے یا طالب علم ازخود اس کا مطالعہ کرلے تو ان شاء اللہ تعالیٰ سراجی سمجھنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔ طلبہ درجہ سادسہ، متخصصین اور مفتیان کرام سب کے لیے یکساں مفید ہے۔

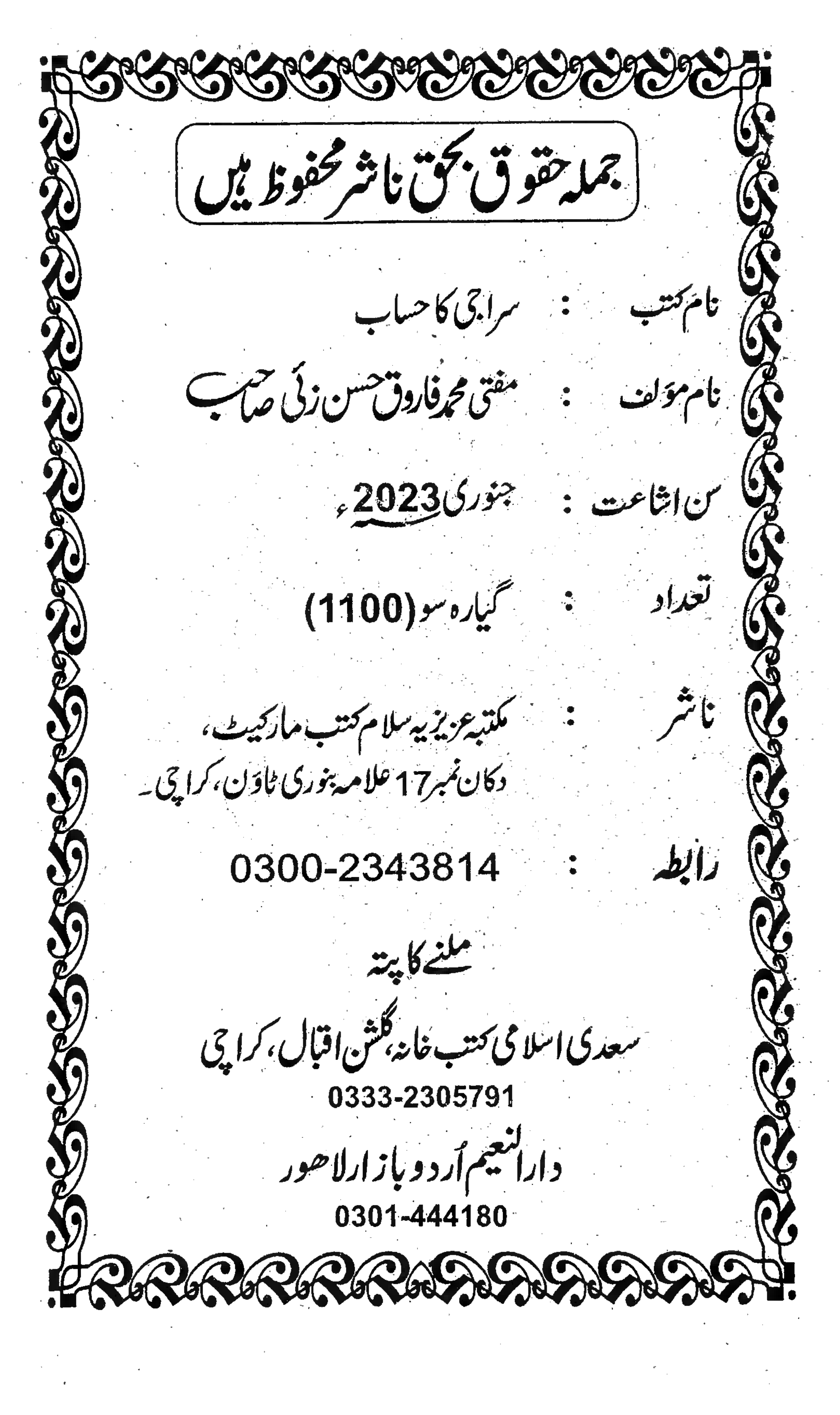
تالیف

مفتی محمد فاروق حسن زئی صاحب

اُستاذُ الحدیث والفرائض جامعہ اسلامیہ طیبہ
ورئیس مدرسۃ الصدیق الاسلامیہ پٹیل پاڑہ

مکتبہ عزیزیہ

سلام کتب مارکیٹ، دکان نمبر 17 علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔
0300-2343814



نام کتاب : سراجی کا حساب

نام مؤلف : مفتی محمد فاروق حسن زئی صاحب

سن اشاعت : جنوری 2023ء

تعداد : گیارہ سو (1100)

ناشر : مکتبہ عزیزیہ سلام کتب مارکیٹ،
دکان نمبر 17 علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

رابطہ : 0300-2343814

ملنے کا پتہ

سعدی اسلامی کتب خانہ، گلشن اقبال، کراچی
0333-2305791

دار النعیم اُردو بازار لاہور
0301-444180

فہرست

مقدمہ طبع ثالث

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم میراث کے عناصر تین ہیں۔

ا......وارث اور غیر وارث کو پہچاننا

۲......ہر وارث کا حصہ پہچاننا

۳......اس حساب کا جاننا جو اس میں درکار ہے

ان عناصر میں سے عنصر ثالث ﴿الحساب الموصل إليه﴾ کی وضاحت کیلئے بندہ نے طالب علم ساتھیوں کیلئے (سراجی کا حساب) کے عنوان سے یہ رسالہ مرتب کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے مقبولیت عطا فرمائی اور اس کے دو ایڈیشن ختم ہو گئے۔ اب طبع ثالث نظر ثانی، تکمیل اُبحاث، اور نئے اضافوں کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور اس طبع کی سعادت اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن حاصل کر رہا ہے۔ بندہ حق تعالیٰ کی اس توفیق پر اس کا شکر ادا کرتا ہے اور قبولیت کیلئے دست بدعا ہے۔

محمد فاروق بن ملک داد حسن زئی

14/ ذی الحج 1427ھ

بمطابق: 6/1/2007

قالَ اللهُ سبحانه وتعالىٰ :

﴿لـلرجال نصيب مما ترك الوالدان والأقـربون وللنسآء نصيب مِمّا ترك الـوالـدان والأقـربون مما قلّ منه أو كثُر نصيباً مفروضاً ﴾

(سورة النسآء ٧)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :

﴿تعلَّموا الفرائض وعلِّموها النّاس فإنّها نصف العلم﴾

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصّلاۃ والسّلام علیٰ سید المرسلین
محمد وآلہٖ وصحبہٖ ومن اتبعھم باِحسانٍ إلی یوم الدین

أما بعد. علم فرائض کی اہمیّت وفضیلت اور علوم شرعیہ میں اس کے نصف علم ہونے کا شرف ومقام اور امّت کو اس کے تعلیم وتعلّم کا بطور خاص حکم اور ابتلاء عام وغیرہ سب ایسے امور ہیں کہ انکے متعلق اہل علم کے سامنے کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ یہاں میں صرف اس چھوٹی سی کتاب اور حقیر کاوش کا مقصد بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ سراجی علم فرائض کی ایک اہم اور متداول کتاب ہے، جو عرصہ دراز سے ہمارے درس نظامی میں شامل نصاب ہے اور ہمارے مدارس اور جامعات میں علم فرائض کا انحصار اسی کتاب پر ہے جو درجۂ سادسہ کے علاوہ تخصص میں بھی طلبہ کو دوبارہ پڑھائی جاتی ہے۔ اس کتاب میں علم میراث سے متعلق حساب کے ٹھوس قواعد اور ترکہ تقسیم کرنے کے طریقے بیان کیے گئے ہیں۔

لیکن حساب کے یہ قواعد ایک تو یکجا نہیں، بلکہ منتشر ہیں وہ بھی اس طرح کہ جہاں بعض قواعد کی ضرورت پہلے پڑتی ہے وہاں کتاب میں یہ قواعد کافی بعد میں مذکور ہیں۔

دوسرا یہ کہ سراجی میں محض یہ قواعد انتہائی علمی انداز میں مختصر ذکر کیے گئے ہیں اور اس کی کوئی مثال ہی نہیں دی گئی ہے یا بہت ہی کم۔ اس وجہ سے عام طلبہ اور خاص کر حساب سے ناواقف طلبہ ان قواعد کو کما حقہ سمجھ نہیں پاتے اور اس سے نہایت دلبرداشتہ ہوکر یہ کہنا شروع کردیتے ہیں کہ میراث بڑا مشکل علم ہے، سراجی بڑی مشکل کتاب ہے۔ حالانکہ علم میراث تو دیگر علوم اسلامیہ کی طرح ایک سیدھا سادھا منصوصی علم ہے، جسے حق تعالیٰ نے خود مفصل بیان کیا ہے۔

فروض منصوصی ہیں، اُصحاب فروض اور ان کے احوال بھی منصوصی ہیں، البتہ اُصحاب فروض کو ان کے حصے دینے کیلئے قدرے حساب کی ضرورت ہے وہ حساب سراجی میں انتشار کی وجہ سے مشکل ہے، اور قواعد حساب کے مشکل ہونے کا الزام خوامخواہ علم میراث پر لگ جاتا ہے۔

اور تیسرا ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اکثر جامعات و مدارس میں اس مظلوم کتاب کو دیگر کتب درس کی طرح پورا سال مکمل گھنٹہ بھی نصیب نہیں ہوتا کہ جس میں اساتذۂ کرام طلبہ کو خارج از کتاب ان قواعد کی مشق کرائیں اور ان کو خوب سمجھانے کا موقع ملے۔ ان کو روزانہ مثالیں لکھوائیں اور پھر دوسرے دن ان کی کاپیاں چیک کریں۔ اگر طلبہ کو پہلے یہ قواعد اچھی طرح سمجھا دیئے جائیں اور اُمثلہ سے اس کی مشق کرادی جائے تو ادنیٰ سے ادنیٰ درجے کے طلبہ بھی یہ بہت جلدی سمجھ سکتے ہیں، کیونکہ یہ ایک الگ علم ہے، کسی دوسرے علم پر اس کا سمجھنا

موقوف نہیں ہے، اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے بندہ نے اپنے طالب علم بھائیوں کیلئے

1۔ اس کتاب کے منتشر قواعد حساب کو یکجا کیا۔

2۔ ہر قاعدہ کو بڑی وضاحت کے ساتھ ذکر کر کے کئی مثالوں میں اس کی تطبیق کرائی۔

3۔ اس کے بعد سراجی میں بیان شدہ اس قاعدے کی عبارت بقید صفحہ نمبر ذکر کی تاکہ عبارت میں بھی اس کی تطبیق ہو سکے اور طالب علم اسے کوئی علیحدہ چیز نہ سمجھے۔ یہ صفحہ نمبر (کتب خانہ قدیمی) کے مطبوعہ نسخہ کے مطابق ہے۔

4۔ اس کتاب میں صرف دو چیزوں کو خاص طور پر سمجھایا گیا ہے

1۔ مسئلہ بنانا　　　　2۔ تصحیح کرنا اور اس کے جملہ قواعد،

یہی دو چیزیں ہیں جنہیں طلبہ سراجی میں دردسر سمجھتے ہیں۔ اس کے بعد کے بقیہ تمام مباحث عول، حجب، رد، مناسخہ، حمل، مفقود، خنثیٰ وغیرہ میں یہی نسبتیں اور قواعد کام آتے اور استعمال ہوتے ہیں اور رکاوٹ بھی یہی بنتے ہیں جبکہ اسے نہ سمجھا گیا ہو۔

5۔ مسئلہ بنانے کا تفصیلی طریقہ اور ترکہ وجائیداد تقسیم کرنے کے چار مختلف طریقے بھی بیان کیے گئے ہیں۔ اگر یہ حساب سراجی سے قبل طالب علم کو پڑھا دیا جائے یا طالب علم از خود اس کا بغور مطالعہ کر لے تو ان شاء اللہ سراجی

سمجھنے میں کوئی دِقّت نہ ہوگی۔ سراجی کے تمام مباحث میں یہی حسابی قواعد فہم کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں جو بحمد اللہ آپ پہلے ہی سمجھ لیں گے۔ سراجی کے دیگر مباحث، تفصیل اور مسائل کے مدلّل حل کے لیے بندہ کی مرتب کردہ کتاب "تعليم المواريث بالأسلوب الحديث" کا مطالعہ فرمائیں۔

حق تعالیٰ ہماری یہ کوشش اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم

محمد فاروق ابن ملک داد حسن زئی

۱۹ شعبان ۱۴۲۲ھ

☆ عدد کی تعریف و تقسیم

☆ تین نسبتیں۔ چار قاعدے

☆ مسئلہ بنانے کا تفصیلی طریقہ

☆ 40 أحوال ذوی الفروض

☆ میت کا ترِکہ (مال وجائیداد)

تقسیم کرنے کے چار طریقے

☆ فتویٰ میراث لکھنے کا طریقہ

☆ فیصد میں ترِکہ تقسیم کرنے کا طریقہ

عدد کی تعریف اور تقسیم

عدد وہ ہوتا ہے کہ جس کے دو طرف ہوں ۔ اگر ان دونوں طرفوں کے ہندسوں کو جمع کیا جائے تو یہ عدد اس حاصل جمع کا نصف ہو۔ جیسے 4 عدد ہے کیونکہ اس کے دو طرف ہیں۔ اس کے ایک طرف 5 ہے، دوسری طرف 3 ہے۔ اب اگر ان دونوں طرفوں 5 اور 3 کو جمع کیا جائے تو مجموعہ 8 بن جاتا ہے (8=3+5) اور 4، 8 کا نصف ہے لہذا 4 عدد ہے۔

مجموعہ 8=

5

4

3

عربی میں اس کی تعبیر نصف مجموع الحاشیتین المتقابلتین سے کی جاتی ہے۔ یعنی عدد، دو مقابل طرفوں کے مجموعے کا نصف ہوتا ہے۔

اس تعریف سے یہ ثابت ہوا کہ ایک (واحد) عدد نہیں ہے کیونکہ اس کے دو طرف نہیں ہیں کہ واحد سے پہلے کچھ نہیں ہوتا ہے.........................

عدد کی دو قسمیں ہیں:

1۔عدد صحیح　　　2۔عدد مضاف

عدد صحیح:

جو اپنے سے بڑے عدد کی طرف مضاف نہ ہو۔جیسے (2-3-4) عدد صحیح ہیں

عدد مضاف:

جو اپنے سے بڑے عدد کی طرف مضاف ہو۔جیسے تہائی اپنے سے بڑے عدد 3 کی طرف مضاف ہے۔

اس کو مضاف اس لئے بھی کہا جاتا ہے کہ یہ صحیح عدد کی طرف ترکیبی اعتبار سے مضاف ہوتا ہے۔عربی میں بھی ہم تہائی کو ثلث الثلاثة تین کا تہائی کہتے ہیں۔نصف کو "نصف الإثنين" دو کا آدھا کہتے ہیں۔

اور صحیح عدد مضاف کے لئے مخرج ہوتا ہے۔جیسے تہائی 3 سے نکلا ہے تو 3 اس کے لئے مخرج ہے۔اگر 3 نہ ہو تو تہائی نہیں نکل سکتا۔کیونکہ یہ جزء ہے عدد صحیح کا اور جزء کل کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

کسر لکھنے کا طریقہ

لکھنے میں صحیح عدد نیچے لکھا جاتا ہے اور مضاف اس کے اوپر لکھا جاتا ہے۔
بیچ میں ایک چھوٹی سی لکیر کھینچ لی جاتی ہے۔ مضاف کو کسر بھی کہا جاتا ہے۔
جیسے کہ عدد صحیح کو مخرج کہتے ہیں۔

1	مضاف	(کسر)	نصف
2	عدد صحیح	(مخرج)	الإثنین

1	مضاف	(کسر)	رُبع
4	صحیح	(مخرج)	الأربَعة

قرآن کریم میں وارثوں کے بیان شدہ حصے

اوران کے مخارج

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے وارثوں کے چھ حصے خود بیان فرمائے ہیں

وہ یہ ہیں: نصف، ربع، ثمن ثلثان، ثلث، سدس

اوران کے مخارج پانچ ہیں۔2-4-8-3-6

یہ سب حصے کسر ہیں۔کوئی حصہ مکمل نہیں۔ ذیل میں یہ حصے، ان کے مخارج اور ہندسوں میں ان کے لکھنے کا طریقہ ذکر کیا جاتا ہے۔

نمبر	مقرر حصے		کسر لکھنے کا طریقہ	مخرج
1	نِصف	آدھا	$\frac{1}{2}$	2
2	رُبُع	چوتھائی	$\frac{1}{4}$	4
3	ثُمُن	آٹھواں	$\frac{1}{8}$	8
4	ثُلثان	دوتہائی	$\frac{2}{3}$	3
5	ثُلث	ایک تہائی	$\frac{1}{3}$	3
6	سُدُس	چھٹا حصہ	$\frac{1}{6}$	6

فروض (حصے) چھ ہیں، اوران کے مخارج پانچ ہیں کیونکہ ثلث اور ثلثان کا مخرج ایک ہی ہے یعنی 3 دونوں کا مخرج ہے۔

صاحب سراجی نے ان کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

,, الفروض المقدّرة فی کتاب اللہ تعالیٰ ستة : النصف و الربع و الثمن و الثلثان و الثلث و السدس علیٰ التضعیف و التنصیف ،،

(ص ٦ باب معرفة الفروض و مستحقیها)

تضعیف و تنصیف کا مطلب

تضعیف کا معنی ہے دو چند کرنا، ڈبل کرنا، تنصیف کا معنی ہے آدھا کرنا، نصف بنانا۔ صاحب سراجی چھ مقرر حصوں کو ذکر کرنے کے بعد علیٰ التضعیف و التنصیف (دو چند کر کے اور آدھا کر کے) کہہ کر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ چھ سہام ہیں ان میں سے ہر نوع آپس میں ایک دوسرے میں داخل ہے۔

نصف، ربع، ثمن پہلی نوع ہے اور ثلثان، ثلث، سدس دوسری نوع ہے۔ چنانچہ نصف، ربع، ثمن ایک دوسرے میں داخل ہیں جیسے کہ ثمن تضعیف سے ربع بن جاتا ہے اور ربع تضعیف سے نصف بن جاتا ہے۔ اسی طرح نصف تنصیف سے ربع بن جاتا ہے اور ربع تنصیف سے ثمن بن جاتا ہے۔ دیکھئے یہ

آٹھ چیزیں ہیں۔

ہر حصہ ثمن ہے، اس کی تضعیف کی جائے یعنی ڈبل کیا جائے تو یہ ربع بن جاتا ہے۔

اب ہر حصہ ربع ہے، اگر ربع کی تضعیف کی جائے تو یہ نصف بن جائے گا۔

اب ہر حصہ نصف ہے نصف کی تنصیف کرو تو ربع بن جائے گا۔

اور ربع کی تنصیف کرو تو ثمن بن جائے گا۔

اسی طرح ثلثان، ثلث اور سدس ایک دوسرے میں داخل ہیں کہ سدس تضعیف سے ثلث بن جاتا ہے اور ثلث تضعیف سے ثلثان بن جاتا ہے۔ اسی

طرح تنصیف کی صورت میں، کہ ثلثان تنصیف سے ثلث بن جاتا ہے اور ثلث تنصیف سے سدس بن جاتا ہے۔

یہ سدس جو تضعیف سے ثلث بن جائے گا۔

اب اگر اس ثلث کی تضعیف کی جائے تو یہ ثلثان بن جائے گا۔

اب تنصیف کی صورت میں دیکھیے کہ یہ ثلثان تنصیف سے ثلث بن جائے گا۔

اور یہ ثلث تنصیف سے سدس بن جائے گا۔

مسئلہ بنانے کا طریقہ

آپ کے سامنے میراث کا کوئی بھی مسئلہ پیش کیا جائے، تو اس میں ہمیشہ مذکورہ چھ حصے ہی ہوں گے۔ البتہ بعض صورتوں میں مسئلہ میں صرف ایک ہی فرض (حصہ) ہوگا اور بعض صورتوں میں دو، تین، چار تک فروض مخلوط ہوں گے۔

قاعدہ نمبر ا:

اگر مسئلہ میں صرف ایک فرض ہو تو اس صورت میں آپ اس فرض کے مخرج سے مسئلہ بنائیں گے۔ یعنی اس فرض کا مخرج مسئلہ ہوگا۔ مثلاً، مسئلہ میں صرف نصف ہے تو مسئلہ 2 سے ہوگا۔

مسئلہ 2   (1) باقی بالرد

میــــــــــــــــــــــــــــــت

1

(2)

1

نصف کے مخرج 2 سے مسئلہ بنایا۔ اس کا نصف یعنی ایک، نصف والے کو دیا، 1 باقی بچا جو عصبہ لے گا، اگر عصبہ نہ ہو تو رد ہوگا یعنی دوبارہ تقسیم ہوگا،

یہاں صرف اتنا ہی سمجھ لیں۔

غور فرمائیے! مسئلہ بالا میں صرف نصف ہے اور نصف کا مخرج 2 ہے، کیونکہ نصف دو ہی سے نکلتا ہے۔ بغیر دو کے نصف نہیں ہوسکتا، اس لئے ہم نے مسئلہ نصف کے مخرج 2 سے بنایا۔

پھر دو میں نصف ایک ہوتا ہے وہ صاحب فرض کو دیدیں گے، باقی ایک بچا، جو عصبہ لے لے گا اگر موجود ہو، ورنہ رد ہوگا۔

اسی طرح مسئلہ میں صرف ربع ہو تو مسئلہ 4 سے بنائیں گے، صرف ثمن ہو تو مسئلہ 8 سے بنائیں گے۔ صرف ثلث ہو تو مسئلہ 3 سے بنائیں گے اور ثلثان ہو تو پھر بھی 3 سے بنائیں گے، کیونکہ ثلثان کا مخرج بھی تین ہے، مسئلہ میں صرف سدس ہو تو مسئلہ 6 سے بنائیں گے، ذیل میں سب کی مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

ربع کی مثال

4   3 بالرد

میـــــــــــــــــــــــــــــــــت

1
—
4
—
1

مسئلہ میں صرف ایک فرض ربع ہے، ربع کا مخرج 4 ہے۔ لہذا ہم نے

4 سے مسئلہ بنایا، 4 کا ربع ایک ہے وہ ربع والے کو دیا باقی 3 بچے۔

ثمن کی مثال:

7 بالرد	8

میـــــــــــــــــــــــــــت

1
8
1

اس مسئلے میں صرف ایک فرض ثمن ہے۔ ثمن کا مخرج 8 ہے۔

لہذا ہم نے ثمن کے مخرج 8 سے مسئلہ بنا کر ثمن یعنی 1 ثمن والے کو دیا۔ باقی 7 بچے۔

ثلثان کی مثال:

1 بالرد	3

میـــــــــــــــــــــــــــت

2
3
2

مسئلہ بالا میں صرف ایک فرض ثلثان ہے، ثلثان کا مخرج 3 ہے۔

لہذا ہم نے اسی کے مخرج 3 سے مسئلہ بنایا پھر ہم نے 3 کا ثلثان 2

صاحب فرض کو دیا کیونکہ 3 کے دو ثلث دو ہوتے ہیں۔ باقی 1 بچا۔

ثلث کی مثال:

2 بالرد	3

میــــــــــــــــــــــــــــــت

1
—
3
—
1

اس مسئلہ میں صرف ایک فرض ثلث ہے، ثلث کا مخرج 3 ہے، لہٰذا ہم نے اسی کے مخرج 3 سے مسئلہ بنایا۔ پھر 3 کا ثلث ایک ہوتا ہے، وہ صاحب فرض کو دیا باقی 2 بچے۔

سدس کی مثال:

5 بالرد	6

میــــــــــــــــــــــــــــــت

1
—
6
—
1

اس مسئلہ میں بھی صرف ایک فرض سدس ہے۔ سدس کا مخرج 6 ہے۔ تو قاعدہ کے مطابق ہم نے 6 سے مسئلہ بنا کر 6 کا سدس یعنی 1، سدس والے کو

دیا، باقی 5 بچے۔ جو عصبہ لیں گے یا رد ہوگا۔

صاحب سراجی نے اس قاعدہ کو ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

اعلم أن الفروض المذكورةَ فی کتاب اللّٰہ تعالیٰ نوعان: الأول : النصف والربع والثمن، والثانی: الثلثان والثلث والسدس علیٰ التضعیف والتنصیف فإذا جآء فی المسائل من ھذہ الفروض أحاد أحاد فمخرج کلِّ فرض سمیّہ إلا النصف وھو من إثنینْ کالربع من أربعة والثمن من ثمانیة والثلث من ثلاثة

(ص 17 باب مخارج الفروض)

اب ان شاء اللہ اس عبارت کا مطلب آپ خوب سمجھ لیں گے۔

پہلی نسبت مخارج کے درمیان ہے

قاعدہ نمبر 2

اگر مسئلہ میں کئی فروض مخلوط ہوں تو اس صورت میں ہم ان فروض کے مخارج کے درمیان نسبت دیکھیں گے تا کہ ہم صحیح مسئلہ بنائیں اور صحیح تقسیم کریں۔

مثلاً ایک مسئلہ میں ثلث، سدس، اور ربع جمع ہو جائیں تو ثلث کا مخرج 3، سدس کا 6 اور ربع کا 4 ہے تو ہم (3۔6۔4) کے درمیان نسبت دیکھیں گے اور اس نسبت کے قاعدے کے مطابق مسئلہ بنائیں گے۔

مخارج کے درمیان چار نسبتیں

مخارج کے درمیان چار نسبتیں ہوتی ہیں

1۔تماثل 2۔تداخل 3۔توافق 4۔تباین

چار میں وجہ حصر:

ان چار نسبتوں میں وجہ حصر یہ ہے کہ جب آپ ایک عدد کی نسبت دوسرے عدد کی طرف کریں گے تو یہ دو حالتوں سے خالی نہیں۔ یا تو یہ دونوں عدد برابر ہوں گے یا نہیں۔

اگر دونوں برابر ہیں تو یہ تماثل ہے۔

اگر برابر نہیں تو پھر بھی اس کی دو حالتیں ہیں یا تو چھوٹا عدد بڑے کو ختم کرے گا یا نہیں۔ اگر کرتا ہے تو یہ **تداخل** ہے۔

اگر نہیں کرتا ہے تو پھر بھی دو حالتوں سے خالی نہیں۔

یا تو خارج میں کوئی تیسرا عدد دونوں کو ختم کر سکتا ہے یا نہیں۔

اگر تیسرا عدد دونوں کو ختم کر سکتا ہے تو یہ **توافق** ہے۔

اگر نہیں کر سکتا ہے تو یہ **تباین** ہے۔

اگر مخارج کے درمیان تماثل ہو تو؟

تماثل کی تعریف اور اس کا قاعدہ

تماثل اسے کہتے ہیں کہ ایک عدد دوسرے عدد کے بالکل برابر ہو۔ جیسے 2,2 کے برابر ہے۔ ایسے دو عددوں کو متماثلین کہا جاتا ہے اور ان میں تماثل کی نسبت ہوتی ہے۔

اس کا قاعدہ یہ ہے کہ آپ أحد المتماثلین کو عمل کے لئے لیں گے۔

یعنی دونوں مساوی عددوں میں سے ایک کو لے کر آپ مسئلہ بنائیں گے۔

جیسے آپ کے سامنے ایک مسئلہ پیش ہوا۔ جس میں دو نصف ہیں۔

نصف کا مخرج 2 ہے اور دوسرے نصف کا مخرج بھی 2 ہے تو آپ 2 اور 2 میں

نسبت دیکھیں گے، 2 اور 2 میں تماثل ہے کیونکہ دونوں برابر ہیں تو آپ تماثل کے قاعدے کے مطابق ایک کو لے کر مسئلہ بنالیں گے جیسے

2

میـــــــــــــــــــــــــــــــــــــت

$\frac{1}{2}$ $\frac{1}{2}$

پھر 2 کا نصف ایک ہوتا ہے وہ ایک نصف والے کو دیا اور دوسرا نصف دوسرے نصف والے کو دے دیا۔ 2 مکمل تقسیم ہوگیا بایں صورت

2

میـــــــــــــــــــــــــــــــــــــت

$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$
1	1

فائدہ:

مسئلہ کی تین قسمیں ہیں۔ اَصلیہ ۔عولیہ۔ردّیہ

جس مسئلے میں کل مال مکمل تقسیم ہو جائے کچھ بھی باقی نہ بچے جیسے کہ مذکورہ مسئلہ میں 2 مکمل تقسیم ہوا ہے، اسے مسئلہ اصلیہ کہتے ہیں اور جس مسئلہ میں دیئے گئے حصوں کا مجموعہ اصل مسئلہ یعنی کل مال سے بڑھ جائے اسے مسئلہ عولیہ کہتے ہیں اور جس مسئلہ میں کل مال سے کچھ بچ بھی جائے اسے مسئلہ ردیّہ کہتے ہیں۔

نوٹ: رداور عول کے لئے سراجی میں مستقل اَبواب واَبحاث ہیں، تفصیل کے لئے بندہ کی کتاب تعلیم المواریث کا مطالعہ کیجئے۔

اسی طرح 3 اور 3 میں تماثل ہے کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے کے مساوی ہیں تو ان میں تماثل کی نسبت ہے اور 3,3 آپس میں متماثلین ہیں۔ اب آپ اس میں تماثل کا قاعدہ جاری کرتے ہوئے ایک کو لے کر اس سے مسئلہ بنائیں گے۔ مسئلہ 3 سے ہوگا یعنی کل مال کے تین حصے بنیں گے۔

3	1 بالرد
میـــــــــــــــــــــــت	
$\frac{1}{3}$	$\frac{1}{3}$
1	1

3 کا ایک ثلث 1 ہوتا ہے۔ وہ ثلث والے کو دیا۔ دوسرا ثلث بھی 1 ہے۔ وہ دوسرے ثلث کے حقدار کو دیا۔ یہ مجموعہ حصے دو ہوئے، کل مال 3 میں سے 1 بچا وہ عصبہ کو ملے گا ورنہ رد ہوگا۔

تماثل کی یہ تعریف صاحب سراجی نے (صفحہ 20) پر ان الفاظ میں بیان کی ہے

وتماثل العددين كون أحدهما مساوياً للآخر

اورتماثل کا یہ قاعدہ باب التصحیح کی اس عبارت سے ماٴخوذ ہے۔

فالحكم فيها أن يُضرب أحد الأعداد فى أصل المسألة

(ص 22۔ باب التصحيح)

اگرمخارج کے درمیان تداخل ہوتو؟

تداخل کی تعریف اوراس کا قاعدہ

تداخل اسے کہتے ہیں کہ چھوٹا عدد بڑے عدد کو بالکلیہ مکمل طور پر ختم کرسکتا ہو، اگر چھوٹے عدد کو بڑے عدد سے دو بار یا کئی بار منفی کیا جائے۔

جیسے 2 اور 4 میں 2 چھوٹا عدد ہے اور 4 بڑا عدد ہے۔

4.2 کو ختم کرسکتا ہے کیونکہ دو بار 4 سے 2 کو نکال دو تو 4 مکمل ختم ہو جائے گا۔

ایسے دوعددوں کو متداخلین کہتے ہیں اوران میں تداخل کی نسبت ہوتی ہے۔تداخل کی تعریف آپ اس طرح بھی کرسکتے ہیں کہ بڑاعدد چھوٹے عدد پر برابر تقسیم ہو، جیسے کہ 4، 2پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ بڑے عدد کا چھوٹے عدد پر برابر تقسیم ہوناہی بس تداخل کی علامت ہے۔

تداخل کا قاعدہ یہ ہے کہ اس میں أکثر المتداخلین یعنی آپ بڑے عدد کو عمل کے لئے لیں گے اوراس سے مسئلہ بنائیں گے۔جیسا کہ ایک مسئلہ میں نصف ہےاور ربع ہے۔تو نصف کا مخرج 2اور ربع کا مخرج 4 ہے۔4 اور 2 میں تداخل کی نسبت ہےتو ہم تداخل کے قاعدہ کے مطابق 4 سے مسئلہ بنائیں گے۔کیونکہ یہ بڑاعدد ہے 2سے۔

1 بالرد	4
میـــــــــــــــــــــــــت	
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{4}$
2	1

پھر چار کا ربع ایک ہے۔وہ ربع کے مستحق کودیااور 4 کا نصف 2 ہے وہ نصف کے مستحق کودیا۔4سے 3 نکل گئے۔باقی 1 بچا۔اس کورد کریں گے یعنی دوبارہ تقسیم کریں گے یا عصبہ لےلیں گے۔

اسی طرح 4 اور 8 میں بھی تداخل ہے۔ کیونکہ 4 دو مرتبہ میں 8 کو مکمل ختم کر سکتا ہے۔ اس لئے 8 جو کہ بڑا عدد ہے اس سے مسئلہ بنایا جائے گا۔

8	5 بالرد
میت	
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{4}$
1	2

مسئلہ بالا میں ثمن اور ربع ہے۔ ثمن کا مخرج 8 اور ربع کا مخرج 4 ہے۔ 8 اور 4 میں تداخل ہے تو بقاعدہ تداخل بڑے عدد 8 سے مسئلہ بنایا۔ پھر 8 کا ثمن (آٹھواں حصہ) 1 ہوتا ہے۔ وہ ثمن کے مستحق کو دیا اور 8 کا ربع 2 ہوتا ہے وہ ربع کے مستحق کو دیا باقی 5 بچا یہ عصبہ کو دیں گے یا رد کر دیں گے۔

تداخل کے ذیل مسائل حل کریں۔

میت	
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{6}$

میت	
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{8}$

میــت

$\frac{1}{3}$ $\frac{1}{6}$

میــت

$\frac{1}{12}$ $\frac{1}{6}$

میــت

$\frac{1}{3}$ $\frac{1}{9}$

میــت

$\frac{1}{24}$ $\frac{1}{8}$

تداخل کی تعریف صاحب سراجی نے صفحہ 20 پر ان الفاظ میں کی ہے،

وتداخل العددين المختلفتين أن يعدّ أقلهما الأكثر أى يفنيه أو نقول هو أن يكون أكثر العددين منقسماً على الأقل قسمة صحيحة ......)

اور تداخل کا قاعدہ "باب التصحیح" کی اس عبارت سے ماخوذ ہے:

والثانى: أن يكون بعض الأعداد متداخلا فى البعض، فالحكم فيها أن يضرب أكثر الأعداد فى أصل المسألة

(ص 23 باب التصحيح)

اگر مخارج کے درمیان توافق ہوتو؟

توافق کی تعریف اور اس کا قاعدہ

چھوٹا عدد بڑے عدد کو ختم نہ کرسکتا ہو بلکہ خارج میں ایک تیسرا عدد ان (چھوٹے، بڑے) دونوں عددوں کو ختم کرسکتا ہو۔

جیسے 4 اور 6 میں 4 چھوٹا عدد ہے۔ 6 بڑا عدد ہے۔ 4، 6 کو ختم نہیں کرسکتا ہے 2 پھر بھی بچ جاتا ہے، خارج میں 2 ایک ایسا تیسرا عدد ہے جو دونوں کو ختم کرسکتا ہے۔

2 دو مرتبہ میں 4 کو اور تین مرتبہ میں 6 کو ختم کر دیتا ہے۔

ایسے دو عددوں کو متوافقین کہتے ہیں۔ چنانچہ 4 اور 6 کو متوافقین کہیں گے اور تیسرا عدد جو متوافقین کو ختم کرتا ہے وفق کہلاتا ہے۔ لہذا 2 کو وفق کہیں گے۔

وفق کی علامت اور پہچان یہ ہوتی ہے کہ متوافقین (یعنی چھوٹے عدد اور بڑے عدد) میں سے ہر ایک اس پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ جیسے مثال مذکور میں 2 وفق ہے تو متوافقین 4,6 دونوں اس پر برابر تقسیم ہوتے ہیں۔ چار بھی دو پر برابر تقسیم ہوتا ہے اور چھ بھی دو پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو وفق العددین کہتے ہیں کہ دونوں عدد اس پر برابر تقسیم ہوتے ہیں۔

$4 \div 2=2$ اور $6 \div 2=3$

$۴=۲\times۲$ $۶=۲\times۳$

پھر اگر یہ تیسرا عدد جو متوافقین کو ختم کرتا ہے۔

یعنی وفق العددین

(2) ہو تو ہم کہیں گے کہ متوافقین میں توافق بالنصف ہے۔ جیسے کہ 4 اور 6 میں توافق بالنصف ہے۔ اس لئے کہ ان کو ختم کرنے والا عدد 2 ہی ہے۔

اگر وفق العددین

(3) ہو تو ہم کہیں گے کہ ان دونوں عددوں میں توافق بالثلث ہے جیسے کہ 6 اور 9 کہ ان میں توافق بالثلث ہے۔ کیونکہ 3 ہی ان دونوں کو ختم کرتا ہے۔ دو مرتبہ میں 6 کو اور تین مرتبہ میں 9 کو ختم کرتا ہے۔ اور دونوں 3 پر برابر تقسیم بھی ہوتے ہیں۔

$6 \div 3 = 2$ اور $9 \div 3 = 3$

٦= ٣ x ٢   ٩= ٣ x ٣

اگر وفق العددین

(4) ہو تو ہم کہیں گے کہ متوافقین میں توافق بالربع ہے۔ جیسے کہ 8 اور 12 کہ 4 ان دونوں کو ختم کرتا ہے۔ 2 مرتبہ میں 8 کو ختم کرتا ہے اور 3 مرتبہ میں 12 کو ختم کرتا ہے۔ لہذا ان دونوں میں توافق بالربع ہے۔

$8 \div 4 = 2$ اور $12 \div 4 = 3$

٨=٤x٢   ١٢=٤x٣

اگروفق العددین

(5) ہوتو متوافقین میں توافق بالخمس ہوگا۔ جیسے 10 اور 15 کہ 5 ان دونوں کوختم کرتا ہے۔ $10 \div 5 = 2$ اور $15 \div 5 = 3$

۱۰=۵×۲   ۱۵=۵×۳

اگروفق العددین

(6) ہوتو متوافقین میں توافق بالسدس ہوگا جیسے 12 اور 18

$12 \div 6 = 2$ اور $18 \div 6 = 3$

۱۲=۶×۲   ۱۸=۶×۳

اگروفق العددین

(7) ہوتو متوافقین میں توافق بالسبع ہوگا۔ جیسے 14 اور 21

$14 \div 7 = 2$ اور $21 \div 7 = 3$

۱۴=۷×۲   ۲۱=۷×۳

اگروفق العددین

(8) ہوتو متوافقین میں توافق بالثمن ہوگا۔ جیسے 16 اور 24

$16 \div 8 = 2$ اور $24 \div 8 = 3$

۱۶=۸×۲   ۲۴=۸×۳

اگر وفق العددین

(9) ہوتو متوافقین میں توافق بالتسع ہوگا جیسے 18 اور 27

$27 \div 9=3$ اور $18 \div 9=2$

$۲۷=۹\times۳$ $۱۸=۹\times۲$

اگر وفق العددین

(10) ہوتو متوافقین میں توافق بالعُشر ہوگا۔ جیسے 20 اور 30

$30 \div 10=3$ اور $20 \div 10=2$

$۳۰=۱۰\times۳$ $۲۰=۱۰\times۲$

اگر وفق العددین ۱۰ سے زیادہ ہوتو متوافقین میں پھر توافق بالجزء ہوگا۔
آگے عنوان ''دومختلف عددوں میں توافق اور تباین معلوم کرنے کا طریقہ'' میں اس کی وضاحت کی جائے گی۔ اِن شاءاللہ تعالیٰ۔

وفق العددین	متوافقین		توافق
2	4	6	توافق بالنصف
3	6	9	توافق بالثلث
4	8	12	توافق بالربع
5	10	15	توافق بالخمس
6	12	18	توافق بالسدس

توافق بالسُّبع	21	14	7
توافق بالثُّمن	24	16	8
توافق بالتُّسع	27	18	9
توافق بالعُشر	30	20	10

ایک سوال اور اس کا جواب

آپ کے ذہن میں یہ اشکال پیدا ہوسکتا ہے کہ 8 اور 12 میں جیسے توافق بالربع ہے کہ 4 ان دونوں کو ختم کرسکتا ہے تو ویسے ہی ان میں توافق بالنصف بھی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ 2 بھی 8 اور 12 دونوں کو ختم کرسکتا ہے۔ 2 چار مرتبہ میں 8 کو اور چھ مرتبہ میں 12 کو ختم کرسکتا ہے۔

$8 \div 2=4$ اور $12 \div 2=6$

تو ان میں توافق بالنصف کیوں نہیں؟

جواب: وفق کے لئے بڑے عدد کو لیا جاتا ہے۔ اگر چہ چھوٹا عدد بھی وفق بن سکتا ہو، یہ اس لئے کہ اس سے حاصل ضرب یعنی مسئلہ کم عدد سے بنتا ہے اور آگے حساب میں آسانی رہتی ہے۔ جیسے کہ عنقریب آپ اس کا مشاہدہ کرلیں گے خاص کر مناسخہ میں۔

توافق کا قاعدہ

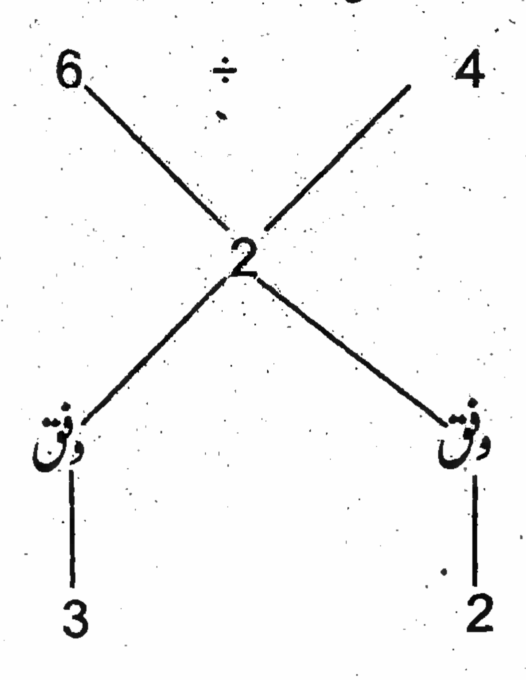
جن دو عددوں میں توافق کی نسبت ہو تو وہاں وفق کو عمل کے لئے لیا

جائے گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ متوافقین میں سے ایک کے وفق کو لے کر دوسرے کل عدد میں ضرب دیں گے۔ حاصل ضرب سے مسئلہ ہوگا اور دونوں عددوں کا حاصل ضرب ایک ہی نکلے گا۔

مثال: (1) جیسے کہ پیچھے آپ نے سمجھ لیا ہے کہ 4 اور 6 میں توافق بالنصف ہے اور یہ متوافقین ہیں۔ اب قاعدے کے مطابق آپ وفق کو عمل کے لئے لیں گے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ متوافقین میں سے ہر ایک کا وفق نکالیں۔

وفق نکالنے کا طریقہ:

جن دو عددوں میں توافق (بالنصف) ہو تو آپ ان متوافقین کو 2 پر تقسیم کردیں۔ تو ہر ایک کا وفق (نصف) نکل آئے گا جیسے کہ 4 اور 6 میں توافق بالنصف ہے تو آپ ان دونوں کو 2 پر تقسیم کرلیں۔ تو 4 کا وفق (نصف) 2 نکلے گا اور 6 کا وفق (نصف) 3 نکلے گا۔



اب آپ 4 کا وفق 2 کو لے کر 6 میں ضرب دیں یا 6 کا وفق 3 کو لے کر 4 میں ضرب دیں۔ دونوں صورتوں میں حاصل ضرب ایک ہی نکلے گا۔ یعنی 12

2x6=12 اور 3x4=12

=12 4 6 12=

3 2

وفق وفق

لہذا مسئلہ 12 سے ہوگا۔ اسی طرح اگر متوافقین میں توافق بالثلث ہو تو ثلث نکالنے کے لئے متوافقین کو 3 پر تقسیم کر لو تو دونوں کا ثلث نکل آئے گا۔

هكذا فی بقية الأعداد المتوافقة باین صورت

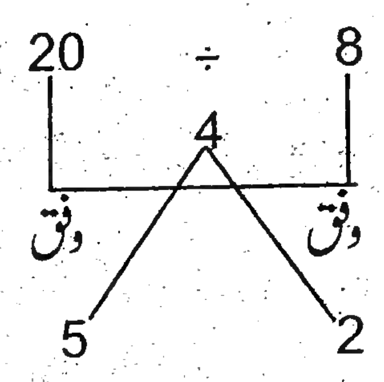
12	باقی 7 بالرد
میـــــــــــــــت	
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{4}$
2	3

12 کا سدس 2 ہے۔ وہ سدس والے کو دیا اور 12 کا ربع 3 ہے وہ ربع والے کو دیا۔ باقی 7 بچے۔

مثال نمبر 2:۔ اسی طرح 8 اور 20 میں توافق بالربع ہے۔ کیونکہ 4

ہی ایسا اکثر عدد ہے جو دو مرتبہ میں 8 کو اور پانچ مرتبہ میں 20 کو ختم کرتا ہے۔

اب ان کا وفق یعنی ربع معلوم کرنے کے لئے 8 اور 20 کو 4 پر تقسیم کرلیں گے تو متوافقین میں سے ہر ایک کا وفق یعنی ربع معلوم ہو جائے گا۔



اب ہم 8 کا وفق 2 کو لے کر 20 میں ضرب دیں یا 20 کا وفق 5 کو لے کر 8 میں ضرب دیں۔ دونوں صورتوں میں حاصل ضرب ایک ہی نکلے گا۔

$2 \times 20 = 40$ اور $5 \times 8 = 40$

لہذا مسئلہ 40 سے ہوگا۔

40	33 بالرد
میت	
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{20}$
5	2

40 کا ثمن 5 ہے۔ ثمن والے کو دیا اور 40 کا بیسواں حصہ 2 ہے وہ

اس کے حصہ دار کو دیا۔ باقی 33 بچے۔

خلاصہ یہ کہ اسی طرح آگے جن متوافقین میں توافق بالسدس ہو تو وفق معلوم کرنے کے لئے ان کو آپ 6 پر تقسیم کریں گے تو متوافقین کا سدس معلوم ہو جائے گا۔ اور وہی وفق ہوگا تو ایک کے وفق سدس کو دوسرے کل عدد میں ضرب دیں گے۔ حاصل ضرب مسئلہ ہوگا اور متوافقین وفق پر بالکل برابر تقسیم ہوتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ اسی طرح توافق بالسبع کی صورت میں سبع معلوم کرنے کے لئے متوافقین کو 7 پر تقسیم کریں گے۔ توافق بالثمن کی صورت میں 8 پر تقسیم کریں گے۔ توافق بالتسع کی صورت میں 9 پر تقسیم کریں گے اور توافق بالعشر کی صورت میں 10 پر تقسیم کریں گے تو عشر (دسواں حصہ) معلوم ہو جائے گا۔

ذیل میں توافق کی چند مثالیں حل کریں۔

میـــت

$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{8}$

میـــت

$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{9}$

میـــت

$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{10}$

میـــت

$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{14}$

میـــت

$\frac{1}{18}$	$\frac{1}{24}$

میـــت

$\frac{1}{30}$	$\frac{1}{36}$

توافق کی تعریف صاحب سراجی نے صفحہ 20 پران الفاظ میں کی ہے:

وتـوافق العددين أن لايعدّ أقلهما الأكثر ولكن يعدّهما

عـدد ثالث كالثمانية مع العشرين تعدهما أربعة فهما متوافقان بالربع لأن العدد العادّلهما مخرج لجزء الوفق

توافق کا قاعدہ صاحب سراجی نے باب التصحیح میں صراحتاً ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ والثالث أن يوافق بعض الأعداد بعضًا فالحكم فيها أن يضرب وفق أحد الأعداد فى جميع الثانى،،

(ص 23 باب التصحيح)

اگر مخارج کے درمیان تباین ہوتو؟

تباین کی تعریف اور اس کا قاعدہ

چھوٹا عدد بڑے عدد کو ختم نہ کر سکے اور کوئی تیسرا عدد بھی ایسا نہ ہو جو ان دونوں کو ختم کر سکے۔ سوائے 1 کے وہ اگر چہ دونوں کو ختم کر سکتا ہے۔ مگر وہ عدد نہیں جیسے کہ ابتداء میں آپ نے عدد کی تعریف میں پڑھ لیا ہے۔

جیسے 2 اور 3 میں 2 چھوٹا عدد ہے۔ یہ 3 (جو کہ بڑا عدد ہے) کو ختم نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی تیسرا عدد ایسا ہے جو ان دونوں کو ختم کر سکے، واحد تو عدد نہیں کہ اس کے ذریعہ دونوں کو ختم کر لیا جائے۔ ایسے دو عددوں کو متباینین کہتے ہیں۔

تباین کا قاعدہ

تباین کا قاعدہ یہ ہے کہ آپ متباینین میں سے ایک کل کو لے کر دوسرے کل عدد میں ضرب دیں۔یعنی ضرب الکل فی الکل حاصل ضرب مسئلہ ہوگا اور حاصل ضرب ایک ہی نکلے گا جیسے 2 اور 3 متباینین ہیں۔آپ 2 کو لے کر 3 میں ضرب دیں یا 3 کو 2 میں ضرب دیں دونوں صورتوں میں حاصل ضرب 6 نکلے گا اور 6 سے مسئلہ ہوگا۔

2x3=6

3x2=6

6   (1)باقی بالرد

میــــــــــــــــــــــــــــــــــــــت

$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{3}$
3	2

6 سے مسئلہ بننے کے بعد 6 کا نصف 3 ہے وہ نصف کے حقدار کو دیا اور 6 کا ثلث 2 ہے۔وہ ثلث والے کو دیا۔یہ مجموعہ حصے 5 بنے۔باقی ایک بچا یہ عصبہ کو ملے گا اور اگر عصبہ نہ ہو تو رد ہوگا۔

اسی طرح 3 اور 4 میں بھی تباین ہے کیونکہ نہ تو 3 چار کو ختم کرسکتا

ہے، اور نہ ہی کوئی تیسرا عدد (4,3) دونوں کو ختم کر سکتا ہے اس لئے ان میں تباین کی نسبت ہے اور یہ متباینین ہیں اب آپ ان میں تباین کا قاعدہ جاری کرتے ہوئے 3 کو 4 میں ضرب دیں گے یا 4 کو 3 میں، دونوں صورتوں میں حاصل ضرب ایک ہی نکلے گا، یعنی 12

3x4=12

4x3=12

لہذا مسئلہ 12 سے ہوگا۔

12 (5) بالرد

میـــــــــــــــــــــــــــت

$\frac{1}{3}$	$\frac{1}{4}$
4	3

12 کا ثلث 4 ہے، وہ ثلث کے حقدار کو دیا اور 12 کا ربع 3 ہے وہ ربع والے کو دیا۔ باقی 5 بچے، اگر عصبہ ہوں تو یہ ان کو دیئے جائیں گے۔ ورنہ رد ہوں گے، تباین کی تعریف صاحب سراجی نے صفحہ 21 پر اس طرح بیان کی ہے:

"وتباين العددين أن لايعد العددين معاً عد ثالث كالتسعة مع العشرة اور تباین کا یہ قاعدہ صاحب سراجی نے باب التصحیح میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ والرابع أن تكون الأعداد متباينة ،لايوافق بعضها بعضا فالحكم فيها أن يضرب أحد الأعداد في جميع الثاني (ص33 باب التصحیح)

دومختلف عددوں میں توافق اور تباین معلوم کرنے کا طریقہ

دومختلف عددوں میں توافق اور تباین معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ چھوٹے عدد کو بڑے عدد سے ایک بار یا کئی بار کم کرتے رہو جانبین سے، یہاں تک کہ آخر میں ایک رہ جائے گا یا ایک سے زیادہ۔ اگر آخر میں ایک یعنی واحد باقی رہ گیا تو سمجھ لو کہ ان دو عددوں میں تباین کی نسبت ہے اور اگر ایک سے زیادہ یعنی عدد باقی رہا تو پھر ان دونوں عددوں میں توافق ہوگا۔

پھر اگر وہ ایک سے زیادہ باقی رہنے والا عدد (2) ہو تو ان میں توافق بالنصف ہوگا۔ (3) ہو تو بالثلث ، (4) ہو تو بالربع ہوگا۔ اسی طرح دس تک اور دس سے آگے توافق بالجزء ہوگا۔

تباین کی مثالیں

7	10
5	7
2	3
2	3
1	1

پتہ چلا کہ 7 اور 5 میں تباین ہے
10 اور 7 میں بھی تباین ہے۔

توافق کی مثالیں

18	10
8	6
8	4
2	2

پتہ چلا کہ 18 اور 8 میں توافق بالنصف ہے۔
اسی طرح 10 اور 6 میں بھی توافق بالنصف ہے۔

غور فرمایئے پہلی مثال 7 اور 5 میں توافق اور تباین معلوم کرنے کے لئے ہم نے چھوٹے عدد 5 کو 7 سے نکالا۔ باقی 2 رہا۔ اب 5 بڑا عدد بنا اور 2 چھوٹا عدد، تو ہم نے 2 کو 5 سے دوبار نکالا باقی 1 بچا تو پتا چلا کہ 7 اور 5 میں تباین ہے اسی طرح دوسری مثال 10 اور 7 میں بھی یہی ہوا ہے کہ آخر میں 1 بچا ہے تیسری مثال 18 اور 8 میں 18 بڑا عدد ہے اور 8 چھوٹا عدد ہے، تو ہم نے 18 سے دوبار 8 کو نکالا باقی 2 بچا، چونکہ باقی رہنے والا 1 سے زیادہ ہے یعنی عدد ہے تو پتہ چلا کہ ان میں توافق ہے، پھر چونکہ باقی 2 ہی بچا ہے تو ان میں توافق بالنصف ہے۔ چوتھی مثال 10 اور 6 میں بھی آخر میں 2 ہی بچا ہے تو ان میں بھی توافق بالنصف ہے آگے ترتیب وار دس تک مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

9	12	15	18	21	24	27	30
6	8	10	12	14	16	18	20
3	4	5	6	7	8	9	10
3	4	5	6	7	8	9	10
توافق بالثلث	توافق بالربع	توافق بالخمس	توافق بالسدس	توافق بالسبع	توافق بالثمن	توافق بالتسع	توافق بالعشر

10 سے آگے جزء میں توافق ہوگا۔ جیسے 22 اور 33، اب 22 عدد اَقل کو 33 سے نکال دو تو باقی 11 بچتے ہیں۔

تو ان میں گیارہویں جزء میں توافق ہے۔ یعنی تیسرا عدد جو 22 اور

33 دونوں کو ختم کرتا ہے۔ وہ گیارہ ہے یہ دونوں گیارہ پر برابر تقسیم ہوتے ہیں۔
اسی طرح 30 اور 45 میں توافق بجزء خمسة عشر ہے۔ یعنی پندرھویں جزء میں
توافق ہے۔ یعنی 45 سے 30 نکال دو تو 15 باقی بچتے ہیں۔ چنانچہ یہ دونوں
15 پر برابر تقسیم ہوتے ہیں، یعنی دونوں کا پندرھواں جزء نکلتا ہے۔

بجزء ثلاثة عشر	بجزء احد عشر	توافق بجزء خمسة عشر
39	33	45
26	22	30
13	11	15
13	11	15

اس طریقے کو صاحب سراجی نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

وطريق معرفة الموافقة والمباينة بين العددين المختلفين أن ينقص من الأكثر بمقدار الأقل من الجانبين مرة أو مراراً حتى اتفقا في درجة واحدة، فإن اتفقا في واحد فلا وفق بينهما وإن اتفقا في عدد فهما متوافقان بذالك العدد، ففي الإثنين بالنصف وفي

الثلاثة بالثلث وفي الأربعة بالربع هكذا إلى العشرة وفي ماوراء العشرة يتوافقان بجزء منه أعني في أحد عشر بجزء من أحد عشر وفي خمسة عشر بجزء من خمسة عشر فاعتبر هذا

(ص۔ 21 فصل في معرفة التماثل الخ)

اب آپ نے بفضل اللہ تعالیٰ وارثوں کے چھ حصوں کے مخارج کے درمیان پائی جانے والی چاروں نسبتوں (تماثل، تداخل، توافق، تباین) کو بقواعدہ پہچان لیا۔ اب آپ کو مسئلہ بنانے میں کوئی دشواری نہ ہوگی۔ مسئلہ میں ایک فرض ہوگا تو آپ اس کے مخرج سے مسئلہ بنالیں گے اور اگر متعدد فروض ہوں گے تو آپ ان کے مخارج کے درمیان نسبت دیکھو گے۔ اگر تماثل ہے تو ایک سے مسئلہ بنالو گے، تداخل ہے تو اکثر سے بنالو گے، توافق ہے تو ایک کے وفق کو لے کر دوسرے کے کل میں ضرب دے کر حاصل ضرب سے مسئلہ بنالو گے اگر تباین ہے تو ایک کے کل کو دوسرے کل میں ضرب دے کر حاصل ضرب سے مسئلہ بنالو گے لیکن..................

اگر ایک مسئلہ میں دو سے زیادہ کئی مخارج ہوں اور ان کے درمیان مختلف نسبتیں ہوں؟

تو اس صورت میں آپ ہر مخرج کی اس کے ساتھ والے مخرج سے

نسبت دیکھ کر جو بھی نسبت ہو اس کا قاعدہ جاری کر کے پھر حاصل کی اگلے مخرج سے نسبت دیکھیں اور اس کا قاعدہ جاری کریں۔ اسی طرح آخر تک کرتے رہیں ۔آخر میں جو عدد بنے وہ مسئلہ ہوگا۔

جیسے ذیل کا یہ مسئلہ

میـــــــــــــــــــــــــــــت

$\frac{1}{8}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$

کہ اس میں ثمن، ثلثان اور دو سدس جمع ہیں تو اب ہم ان کے مخارج 6,6,3,8 میں نسبت دیکھیں گے۔ چنانچہ 8 اور 3 میں تباین ہے تو ہم نے تباین کا قاعدہ جاری کرتے ہوئے 8 کو 3 میں ضرب دیا، تو حاصل ضرب 24 نکلا۔(3x8=24) پھر اس حاصل ضرب 24 کی 6 سے نسبت دیکھی، تو 24 اور 6 میں تداخل ہے۔ کیونکہ چھ 4 مرتبہ میں 24 کو ختم کر دیتا ہے، تو ہم نے تداخل کا قاعدہ جاری کرتے ہوئے اکثر عدد 24 کو لیا، آگے 6 اور 6 میں تماثل تھا تو بقاعدہ تماثل ایک 6 کو لیا تھا۔ لہذا مسئلہ 24 سے بنا۔

یا دوسری جانب سے نسبت دیکھیں:

کہ 6 اور 6 میں تماثل ہے تو بقاعدہ تماثل ایک 6 کو لیا پھر آگے 6 اور 3 میں تداخل ہے تو بقاعدہ تداخل اکثر عدد 6 کو لیا۔ (اور 3 بیچ سے ختم) پھر 6 کی 8 سے نسبت دیکھی تو 6 اور 8 میں توافق بالنصف ہے، تو ہم نے توافق کا

قاعدہ جاری کرتے ہوئے 6 کے نصف (وفق) 3 کو 8 میں ضرب دیا تو 3x8=24 حاصل ضرب نکلا۔ لہذا مسئلہ 24 سے بنا، یعنی جس جانب سے بھی آپ نسبتیں دیکھیں گے مسئلہ ایک ہی بنے گا۔

پھر 24 کا ثمن (آٹھواں حصہ) 3 اور 24 کے ثلثان (دو تہائی) 16 اور 24 کا سدس (چھٹا حصہ) 4 ہے۔ ان تمام حصص (4-4-16-3) کا مجموعہ 27 ہوا۔ تو یہ مسئلہ عولیہ ہوا کیونکہ سہام کا مجموعہ اصل مسئلہ 24 سے بڑھ گیا۔ عول کی مکمل تفصیل "تعلیم المواریث" میں مطالعہ کیجئے۔ اب مسئلہ کی صورت یوں ہوگی۔

24ع27

میـــــــــــــــــــــــــــــــــت

1	1	2	1
6	6	3	8
4	4	16	3

ذوی الفروض اوران کے حالات

سابقہ اوراق میں آپ نے سمجھ لیا کہ قرآن کریم میں حق تعالیٰ نے وارثوں کے چھ حصے بیان فرمائے ہیں۔

$\frac{1}{2}$ $\frac{1}{4}$ $\frac{1}{8}$ $\frac{2}{3}$ $\frac{1}{3}$ $\frac{1}{6}$

اوران کے پانچ مخارج بھی آپ نے پہچان لیئے ہیں۔(2-4-8-3-6)
ان حصوں کوفروض اور یہ حصے جن کو ملتے ہیں ان کو ذوی الفروض (حصوں والے) کہا جاتا ہے۔سب سے پہلے انہی کو حصے دیئے جاتے ہیں، ان کو حصہ دینے کے بعد جو کچھ بچتا ہے وہ عصبہ کو دیا جاتا ہے۔آگے ہم آپ کو اجمالی طور پر ذوی الفروض اور ان کے حالات کی پہچان کرواتے ہیں تاکہ اس کے بعد ہم آپ کو دوسری اور تیسری نسبت بھی سمجھا سکیں جو ہمارا اصل مقصد ہے۔(ذوی الفروض کے تفصیلی احوال مدلل، تعلیم المواریث میں ملاحظہ فرمایئے۔)

ذوی الفروض اور ان کے حصے اور احوال

نمبر شمار	اصحاب الفرائض	حالتیں	حصے
1۔	باپ	1۔ 2۔ 3۔	سدس: جب کہ میت کا بیٹا یا پوتا موجود ہو۔ سدس وعصبہ: (اصحاب فرائض سے باقی ترکہ) جب کہ میت کی بیٹی یا پوتی وغیرہ موجود ہو۔ صرف عصبہ: جب کہ میت کی اولاد یا اولاد ابن موجود نہ ہو۔
2۔	دادا	1۔ 2۔	باپ کی طرح ہے سوائے چار مسائل کے اور باپ کی موجودگی میں محجوب ہوتا ہے۔
3۔	اخیافی بہن بھائی	1۔ 2۔ 3۔	سدس: اگر ایک ہو ثلث: اگر دو یا دو سے زائد ہو۔ محجوب: اگر میت کا بیٹا یا پوتا، بیٹی یا پوتی موجود ہو اور اسی طرح اگر باپ یا دادا موجود ہوں۔

4۔	شوہر	1۔ 2۔	نصف: اگر بیوی کی اولاد نہ ہو۔ ربع: اگر بیوی کی اولاد یا اولاد ابن موجود ہو۔
5۔	بیوی	1۔ 2۔	ربع: اگر شوہر کی اولاد نہ ہو خواہ بیوی ایک ہو یا چار تک ہوں۔ ثمن: اگر شوہر کی اولاد یا اولاد ابن موجود ہو۔
6۔	بیٹیاں	1۔ 2۔ 3۔	نصف: اگر ایک ہو۔ ثلثان: اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں۔ للذکر مثل حظ الانثیین: اگر بیٹے ساتھ موجود ہوں اور بیٹا ان کو عصبہ بنا دیتا ہے۔
7۔	پوتیاں	1۔ 2۔	نصف: اگر ایک ہو۔ ثلثان: اگر دو یا دو سے زائد ہوں۔ جبکہ حقیقی بیٹیاں موجود نہ ہوں۔

نمبر	وارث		حصہ
		3۔ 4۔ 5۔ 6۔	سدس: اگر یک بیٹی موجود ہو۔ تا کہ کل مال کے دوثلث پورے ہوجائیں۔ محجوب: اگر دو بیٹیاں موجود ہوں۔ للذکر مثل حظ الانثیین: اگر پوتا موجود ہو محجوب: اگر میت کا بیٹا موجود ہو۔
8۔	اعیانی (حقیقی) بہنیں	1۔ 2۔ 3۔ 4۔ 5۔	نصف: اگر ایک ہو۔ ثلثان: اگر دو یا دو سے زائد ہوں۔ عصبہ بنیں گی: اگر حقیقی بھائی ان کے ساتھ موجود ہو۔ بھائی ان کو عصبہ بنا دیتا ہے۔ مابقیہ از حصص ذوی الفروض: اگر میت کی صرف بیٹیاں یا پوتیاں موجود ہوں محجوب: اگر میت کا بیٹا یا پوتا موجود ہو۔ باپ سے بھی محروم ہوتی ہیں بالاتفاق اور دادا سے محروم ہوتی ہیں امام صاحب کے ہاں۔

9۔	علاتی سوتیلی بہنیں (باپ شریک)	1۔	نصف: اگر ایک ہو۔
		2۔	ثلثان: اگر دو ہوں یا دو سے زائد ہوں جبکہ حقیقی بہنیں موجود نہ ہوں۔
		3۔	سدس: اگر ایک حقیقی بہن موجود ہو تا کہ دو ثلث پورے ہو جائیں کل مال کے۔
		4۔	محجوب: اگر میت کی دو حقیقی بہنیں موجود ہوں۔
		5۔	عصبہ: للذکر مثل حظ الانثیین اگر علاتی بھائی ان کے ساتھ موجود ہوں۔ ان کی وجہ سے عصبہ بن جائیگی۔
		6۔	عصبہ: اگر میت کی صرف بیٹیاں یا پوتیاں موجود ہوں۔
		7۔	محجوب: اگر میت کا بیٹا یا پوتا یا باپ موجود ہو اور دادا سے محروم ہوتی ہیں عند ابی حنیفۃ اسی طرح حقیقی بھائی سے محروم ہوتی ہیں اور حقیقی بہن سے اس وقت محروم ہوتی ہیں جب کہ وہ بنات کی وجہ سے عصبہ بنی ہوں۔

10۔	ماں شریک بہنیں		ان کے احوال پیچھے (نمبر 3) میں گزر چکے ہیں۔
11۔	ماں	1۔ 2۔ 3۔	سدس: اگر میت کی اولاد موجود ہو۔ یا دو بھائی یا دو بہنیں موجود ہوں خواہ کسی بھی جہت سے ہوں۔ ثلث کل مال: جب کہ مذکورہ افراد میں سے کوئی نہ ہو۔ ثلث مابقی: زوجین میں سے ایک کو حصہ دینے کے بعد اور یہ صرف دو مسئلوں میں ہوتا ہے۔
12۔	نانی / دادی	1 2	سدس: جبکہ ماں باپ موجود نہ ہو۔ نانی اور دادی دونوں مجحوب: اگر ماں موجود ہو۔ صرف دادی مجحوب: اگر باپ موجود ہو۔

نوٹ: ذوی الفروض اور ان کے حالات سے آپ واقف ہو گئے، عصبہ کیلئے ہم ہر مسئلہ میں ان کے نیچے عصبہ کا لفظ لکھیں گے مستقل پہچان کیلئے ''تعلیم المواریث'' کی طرف رجوع فرمائیں۔

چند اصطلاحات

1۔اصل مسئلہ: ابتداءِ تصحیح سے پہلے جس عدد سے مسئلہ بنتا ہے اسے اُصل مسئلہ کہا جاتا ہے۔

2۔تصحیح: کسر ختم کرنا اور ایسے عدد سے مسئلہ بنانا جس سے ورثہ کی تمام جماعتوں کو برابر حصے ملے اور کسی جماعت پر بھی کسر نہ رہے۔

3۔طائفہ: ایک فرض میں شریک ورثہ کی جماعت: جیسے زوجات ایک طائفہ ہے، بنات ایک طائفہ ہے، اور جدات الگ طائفہ ہے۔

4۔رؤوس: افراد یعنی ایک فرض میں شریک افراد کی تعداد۔

5۔مضروب: وہ عدد جس کو اُصل مسئلہ میں تصحیح کیلئے ضرب دیا جاتا ہے۔ اور پھر تصحیح سے ورثہ کے ہر فریق کو حصہ دینے کے لئے اسی میں ضرب دیا جاتا ہے۔

6۔لفظ ''ع'' وارث کے نام کے نیچے عصبہ ہونے کی علامت ہے۔

7۔سہام: جمع سہم، اُصل مسئلہ سے وارث کو ملنے والا حصہ۔

دوسری نسبت رؤوس اور سہام کے درمیان ہے

رؤوس کے معنی افراد، سہام کے معنی حصے، یعنی یہ نسبت آپ ورثاء کے عدد اور حصوں کے عدد کے درمیان دیکھیں گے۔

یہ نسبت اس وقت کام آئے گی جب وارثوں کی صرف ایک جماعت پر کسر ہو۔ یعنی ان کے سہام ان پر برابر تقسیم نہ ہوتے ہوں۔ کسر کا یہی مطلب ہے، جیسے یہ مثال ہے:

6

میـــــــــــــــــــــت

أب	4 أبناء
$\frac{1}{6}$	ع
1	5

حل مسئلہ: مسئلہ بالا میں میت کا باپ اور 4 بیٹے رہ گئے ہیں۔ میت کی اولاد ہو تو باپ کو سدس ملتا ہے، اور بیٹے عصبہ ہوتے ہیں۔

اس مسئلہ میں صرف ایک ہی فرض ہے سدس، اور اس کا مخرج 6 ہے۔

پیچھے آپ نے قاعدہ پڑھا ہے کہ جب مسئلہ میں ایک ہی فرض ہو تو اس فرض کا مخرج مسئلہ ہوتا ہے۔ لہذا یہاں سدس کے مخرج 6 سے ہم نے مسئلہ بنایا۔

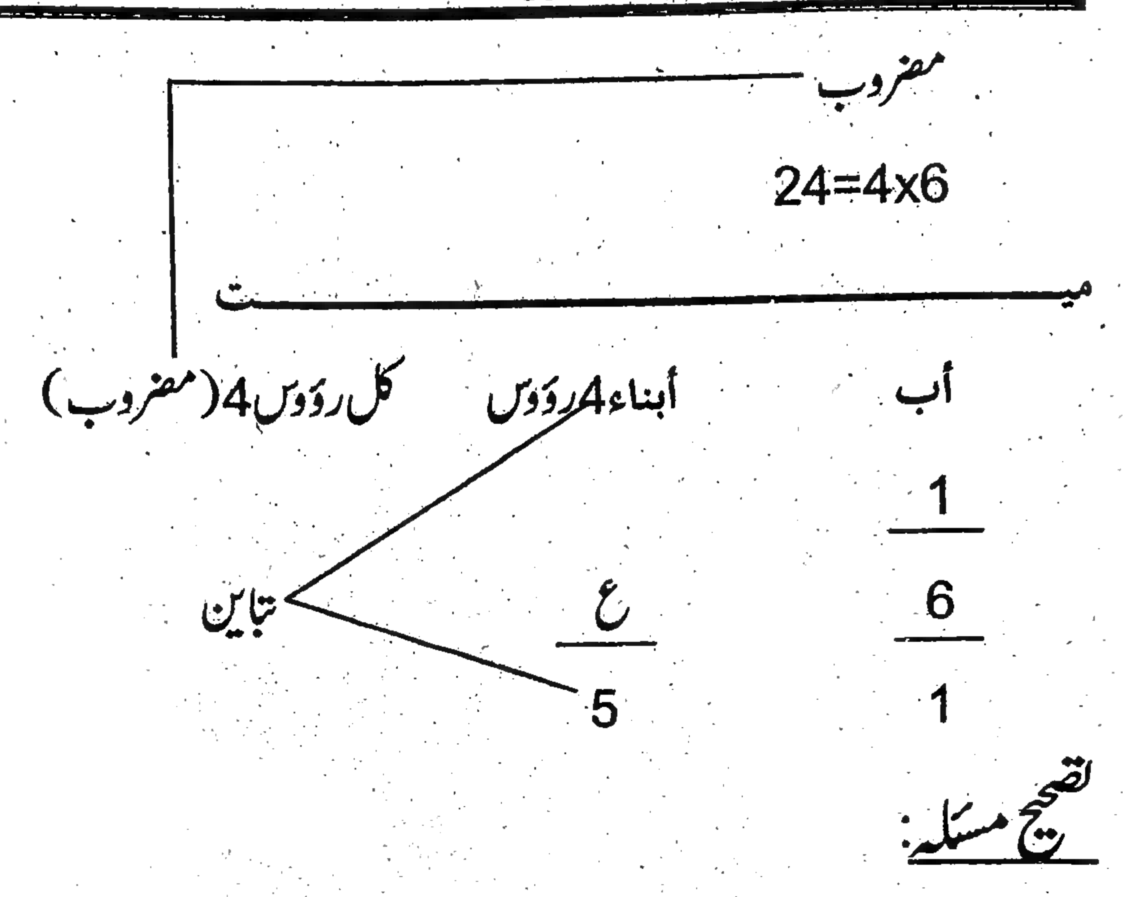
پھر 6 کا سدس ایک، وہ باپ کو دیا۔ باقی 5 بچا جو کہ 4 بیٹوں پر تقسیم کیا جائے گا۔ اب یہاں غور فرمایئے کہ چار بیٹے ایک جماعت ہے ان کے سہام 5 ان پر برابر تقسیم نہیں ہوتے ہیں کسر آ گیا۔ اب آپ اس کسر کو ختم کرنے کے لئے رؤوس اور سہام میں یعنی 4 اور 5 میں نسبت دیکھیں گے۔ یہاں

رؤوس اور سہام میں صرف دو نسبتیں ہوں گی۔ تباین، توافق

قاعدہ:

دوسری نسبت کا قاعدہ یہ ہے کہ آپ رؤوس اور سہام میں نسبت دیکھ کر رؤوس کو مضروب بنائیں گے۔ وہ اس طرح کہ اگر رؤوس اور سہام میں تباین ہو تو بقاعدہ تباین آپ کل رؤوس کو مضروب بنائیں گے۔ اور اگر رؤوس اور سہام میں توافق ہو تو آپ بقاعدہ توافق، رؤوس کے وفق کو مضروب بنائیں گے، اور پھر اس مضروب کو اُصل مسئلہ میں ضرب دیں گے۔ اگر مسئلہ اُصلیہ ہو اور عول مسئلہ میں ضرب دیں گے اگر مسئلہ عولیہ ہو، حاصل ضرب تصحیح مسئلہ ہوگا۔

تصحیح کا مطلب یہ ہے کہ اب آپ اُس حاصل ضرب سے ہر جماعت کو حصہ دیں گے تو کسی جماعت پر بھی کسر نہیں ہوگا۔



تصحیح مسئلہ:

مذکورہ مسئلہ میں 4 رؤوس اور 5 سہام میں تباین کی نسبت ہے تو ہم نے بقاعدہ تباین کل رؤوس 4 کو مضروب بنا کر اُصل مسئلہ 6 میں ضرب دیا تو حاصل ضرب 24 نکلا۔ اب 24 تصحیح مسئلہ کہلائے گا۔

تصحیح سے حصے دینے کا طریقہ

اب جب یہی تصحیح کل مال بنا تو ظاہر ہے کہ ورثاء کو اس سے دوبارہ حصے دیئے جائیں گے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر جماعت کو اُصل مسئلہ سے جتنا حصہ ملا ہے اس کو مضروب میں ضرب دیں گے۔ حاصل ضرب تصحیح سے اس جماعت کا

حصہ ہوگا جوان پر برابر بلا کسر تقسیم ہوگا۔ مضروب کو مضروب اسی لئے کہا جاتا ہے
کہ تصحیح سے حصے دینے کے لئے ہر فریق کے حصے کو اس میں ضرب دیا جاتا ہے۔

مثلاً مثال مذکور میں باپ کو اُصل مسئلہ 6 سے 1 ملا تھا۔ اس کو مضروب
4 میں ضرب دینے سے 4 حاصل ہوتے ہیں۔ یہ 24 سے باپ کا حصہ ہوا۔ اور
4 بیٹوں کو اُصل مسئلہ 6 سے 5 ملا تھا۔ اس کو مضروب 4 میں ضرب دینے سے
20 حاصل ہوا۔ یہ 24 سے چار بیٹوں کا حصہ ہوا۔ 20+ 4=24
تو 24 مکمل تقسیم ہوا۔ اب کسر ختم ہوا۔ چار بیٹوں کا حصہ 20 ان پر
برابر تقسیم ہوتا ہے۔ ہر بیٹے کو 5 حصے ملتے ہیں اور باپ کو پہلے 6 کا چھٹا حصہ ملا تھا
اب 24 کا چھٹا حصہ ملا ہے۔

24=4x6

میـــــــــــــــــــــــــــت

4 أبناء	أب
ع	$\frac{1}{6}$
$\frac{5}{20}$	$\frac{1}{4}$
5	

5 ہر ایک کو ملتے ہیں۔

یہ تباین کی مثال تھی۔ ذیل میں توافق کی مثال پیش کی جاتی ہے۔

6

میـــــــــــــــــــــت

أب	أم	أبناء 6
1/6	1/6	ع
1	1	4

حل مسئلہ: مسئلہ مذکورہ میں میت کے ماں باپ اور 6 بیٹے رہ گئے ہیں آپ کو معلوم ہے کہ جب میت کی اولاد ہو تو ماں باپ میں سے ہر ایک کو سدس ملتا ہے۔

,, ولأبويه لكل واحد منهما السدس مما ترك إن كان له ولد "

اور 6 بیٹے حسب سابق عصبہ ہیں، ہر سدس کا مخرج 6 ہے تو ہم نے پہلی نسبت کی رو سے (چونکہ مخارج دو ہیں) مخارج کے درمیان یعنی 6 اور 6 میں نسبت دیکھی تو 6 اور 6 میں تماثل کی نسبت ہے تو ہم نے تماثل کا قاعدہ جاری کرتے ہوئے "أحد المتماثلین" یعنی ایک 6 کو لیکر مسئلہ بنایا۔

تصحیح مسئلہ: پھر 6 کا ایک سدس (1) باپ کو دیا، دوسرا سدس (1) ماں کو دیا، باقی بچے 4، یہ 6 بیٹوں کا حصہ ہے جو ان پر برابر تقسیم کرنا ہوگا۔ حالانکہ 4،6 پر برابر تقسیم نہیں ہوتا، کسر آ گیا۔ چونکہ کسر ایک جماعت پر ہے تو اس کو ختم کرنے کے لئے ہم دوسری نسبت کو استعمال کرتے ہوئے رؤوس اور سہام میں نسبت

دیکھیں گے ۔ رؤوس 6 ہیں اور سہام 4 ہیں ۔ چنانچہ 6 اور 4 میں توافق بالنصف ہے تو قاعدے کے مطابق ہم رؤوس کے وفق یعنی 6 کے نصف 3 کو مضروب بنائیں گے ۔ یعنی جب رؤوس اور سہام میں توافق بالنصف ہو تو وہاں نصف رؤوس کو مضروب بنائیں گے ۔ جیسا کہ مثال مذکور میں ہے ۔ اور جب توافق بالثلث ہو تو ثلث رؤوس کو مضروب بنائیں گے اور توافق بالربع ہو تو ربع رؤوس کو مضروب بنائیں گے ۔ هكذا إلىٰ العشرة

اور پھر اس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے ، حاصل ضرب تصحیح مسئلہ ہوگا ۔ چنانچہ 3 کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ 6 میں ضرب دیا تو حاصل ضرب 18 نکلا ۔ یہ تصحیح مسئلہ ہے ۔

مضروب

18=3x6

میــــــــــت

أب	أم	أبناء 6	
1/6	1/6	ع	توافق بالنصف — رؤوس کا وفق 3 مضروب
1	1	4	

اب 18 سے ہم ہر فریق کو حصہ دیں گے تو تمام حصے برابر تقسیم ہو جائیں گے ۔ کسی بھی جماعت پر کسر نہ ہوگا ۔

چنانچہ ماں، باپ میں سے ہر ایک کو اصل مسئلہ 6 سے 1 ,1 ملا تھا۔ اس کو مضروب (3) میں ضرب دینے سے 3.3 ہی حاصل ہوتے ہیں تو ماں باپ میں سے ہر ایک کو 3,3 ملا۔ 6 بیٹوں کو اصل مسئلہ سے 4 ملا تھا۔ اس کو مضروب (3) میں ضرب دینے سے 12 حاصل ہوئے۔ یہ 18، میں سے 6 بیٹون کا حصہ ہوا۔ 6,12 بیٹوں پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ ہر ایک بیٹے کو 2 ملتے ہیں، اب کسر ختم ہوا، ذیل کی صورت میں غور فرمائیے۔

18=3x6

میـــــــــــــــــــــــــــــــــت

أب	أم	أبناء 6
1	1	
6	6	ع
1	1	4
3	3	12
		2 ہر ایک بیٹے کو ملتے ہیں

دوسری نسبت جو رؤوس اور سہام کے درمیان دیکھی جاتی ہے اس میں صرف یہی دو نسبتیں چلتی ہیں۔ تباین اور توافق۔

تماثل اور تداخل نہیں چلتی۔

تماثل تو اس لئے کہ اس کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ جب رؤوس اور سہام میں تماثل ہو یعنی سہام اور رؤوس برابر ہوں تو اس وقت کسر ہی نہیں ہوتا۔ اور یہ نسبت تو کسر ختم کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے چنانچہ اس وقت پہلی نسبت سے ہی مسئلہ مکمل ہو جائے گا اور مزید آپ کو کچھ نہیں کرنا پڑے گا۔

جیسے ذیل کا یہ مسئلہ، جس میں میت کے ماں باپ اور چار بیٹیاں رہ گئی ہیں۔

6

میـــــــــــــــــــــت

أب	أم	بنات (4)
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{2}{3}$
1	1	4

1 ہر ایک بیٹی کا حصہ

حل مسئلہ:

ماں باپ میں سے ہر ایک کا حصہ سدس ہے اور 4 بیٹیوں کا حصہ ثلثان ہے۔

سدس کا مخرج 6 اور ثلثان کا مخرج 3، تو ہم نے پہلی نسبت کو استعمال کرتے ہوئے ان مخارج (6-6-3) میں نسبت دیکھی تو 6 اور 6 میں تماثل ہے۔ تو ان میں سے ایک 6 کو لیا۔ پھر 6 اور 3 میں تداخل ہے تو اکثر عدد 6 کو لے کر مسئلہ بنایا۔

پھر 6 میں سے ایک سدس 1 باپ کو دیا، دوسرا سدس 1 ماں کو دیا اور 6 کا ثلثان (دو تہائی) 4 ہوتے ہیں۔ وہ 4 بیٹیوں کو دیا۔ 6 مکمل تقسیم ہوا اور کسر کسی جماعت پر نہیں۔ کیونکہ 4 سہام 4 بیٹوں پر برابر تقسیم ہوتے ہیں۔ یعنی رؤوس اور سہام میں تماثل ہے۔ ہر بیٹی کو ایک ایک ملے گا۔

اور اگر کہیں رؤوس اور سہام میں تداخل ہو تو وہاں تداخل کو توافق میں تبدیل کیا جائے گا مگر مطلقاً نہیں بلکہ صرف اس صورت میں تداخل کو توافق میں تبدیل کیا جائے گا جہاں رؤوس زیادہ ہوں اور سہام کم ہوں کیونکہ سہام کو رؤوس پر تقسیم کرنا ہوتا ہے اور کم سہام زیادہ رؤوس پر تقسیم نہیں ہوتے تو اس صورت میں آپ تداخل کو توافق میں تبدیل کریں گے، اگر سہام زیادہ ہوں تو وہاں توافق میں تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ تداخل میں بڑا عدد چھوٹے عدد پر برابر تقسیم ہوتا ہے جیسے آگے آ رہا ہے ذیل مثال میں رؤوس اور سہام میں تداخل کی نسبت ہے اور سہام کم ہیں لہذا اس تداخل کو توافق میں تبدیل کیا جائے گا۔

4

میـــــــــــــــــــــــــت

زوج	أبناء 6
1/4	ع
4	
1	3

حل مسئلہ: اس مسئلہ میں میت کا شوہر اور 6 بیٹے ہیں۔

اگر بیوی کی اولاد ہو تو شوہر کو ربع ملتا ہے، ربع کا مخرج 4 ہے، لہذا 4 سے مسئلہ بنا کر ربع یعنی (1) شوہر کو دیں گے اور باقی 3 (6) بیٹوں کو دے دیں گے۔ لیکن یہ 3 حصے 6 بیٹوں پر برابر تقسیم نہیں ہو رہے ہیں، کسر آ گیا چونکہ کسر ایک جماعت پر ہے تو رؤوس اور سہام میں نسبت دیکھی جائے گی۔ یعنی 3 اور 6 میں نسبت دیکھیں گے ان میں تداخل کی نسبت ہے اور تداخل اس میں چلتا نہیں۔ کیونکہ سہام کم ہیں اور رؤوس زیادہ ہیں لہذا اس کو توافق میں تبدیل کر کے ان میں توافق بالثلث مان لیں گے کیونکہ ثلث 3 کا بھی ہوتا ہے اور 6 کا بھی ثلث ہوتا ہے، چنانچہ دوسری نسبت کے قاعدہ کے مطابق رؤوس کا وفق یعنی 6 کے ثلث 2 کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ 4 میں ضرب دیں گے۔ حاصل ضرب 8 نکلے گا۔ 4x2=8 آٹھ سے مسئلہ کی تصحیح

ہوگی۔

8=2x4

میـــــــــــــــــــــــــــــــت

أبناء 6	زوج
ع	1
3	4
6	1
1	2

تصحیح مسئلہ: شوہر کو اُصل مسئلہ سے ایک ملا تھا، اس کو مضروب 2 میں ضرب دینے سے 2 حاصل ہوئے جو کہ 8 کا ربع ہے۔ یہ شوہر کا حصہ ہوا۔ 6 بیٹوں کو اُصل مسئلہ سے 3 ملے تھے۔ اس کو مضروب 2 میں ضرب دینے سے 6 حاصل ہوئے۔ یہ 6 بیٹوں کا حصہ ہوا، جو ان پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ اب کسر ختم ہوا۔

لہذا آپ ہر جگہ اس بات کا خیال رکھیں کہ ہر جگہ تداخل کو توافق میں تبدیل نہیں کیا جائے گا بلکہ صرف اس صورت میں توافق میں تبدیل کیا جائے گا جہاں رؤس سہام سے زیادہ ہوں جیسا کہ آپ نے مذکورہ مثال میں ملاحظہ فرمالیا اور جہاں سہام رؤس سے زیادہ ہوں وہاں تداخل کو توافق میں تبدیل کرنے کی

کوئی ضرورت نہیں کیونکہ وہ سہام رؤس پر برابر تقسیم ہوں گے اور تداخل میں بڑا عدد چھوٹے عدد پر برابر تقسیم ہوتا ہے لہذا اس صورت میں بھی دوسری نسبت کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

جیسے یہ مثال جس میں میت کے ماں باپ اور دو بیٹیاں رہ گئی ہیں۔

6

میـــــــــــــــــــــــــــــــــت

أب	أم	بنتان (2)رؤوس
1/6	1/6	2/3
1	1	4 سہام
		2 فی بنت کا حصہ

سہام 4 ہیں اور رؤس 2 ہیں 4 اور 2 میں تداخل ہے لیکن یہاں کوئی کسر نہیں کیونکہ سہام رؤس سے زیادہ ہیں 4 (2) پر برابر تقسیم ہوتا ہے اور ہر بیٹی کو دو ملتے ہیں، لہذا جہاں بھی بین الرؤس والسہام تداخل کی صورت میں سہام زیادہ ہوں وہاں تماثل کی طرح آپ کو کچھ نہیں کرنا پڑے گا اور وہاں کوئی کسر بھی نہیں ہوگا پہلی نسبت سے ہی مسئلہ مکمل ہو جائے گا۔

ذیل کے مسائل میں دوسری نسبت کے مطابق بین الرؤوس والسہام نسبت دیکھ کر کسر ختم کریں اور ان تمام مسائل میں کسر صرف ایک جماعت پر ہے

6

(1) میـــــــــــــــــــــت

أب	أم	بنات 10 رؤوس
1/6	1/6	2/3
1	1	4 سہام

12 ع 15

(2) میـــــــــــــــــــــت

زوج	أب	أم	بنات 6 رؤوس
1/4	1/6	1/6	2/3
3	2	2	8 سہام

6

(3) میـــــــــــــــــــــت

أب	أم	بنات 5 رؤوس
1/6	1/6	2/3
1	1	4 سہام

6ع7

(4) ميـــت

زوج	أخوات لأب وأم (5)
$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{3}$
3	4 سهام

صاحب سراجی نے اس دوسری نسبت کو باب التصحیح میں اس طرح ذکر کیا ہے:

"یحتاج فی تصحیح المسائل إلی سبعة أصول، ثلثة بین السهام والرؤوس وأربعة بین الرؤوس والرؤوس: أما الثلاثة فأحدها إن كانت سهام كل فریق منقسمة علیهم بلا كسر فلا حاجة إلی الضرب: كأبوین وبنتین والثانی: إن انكسر علی طائفة واحدة ولكن بین سهامهم ورؤوسهم موافقة فیضرب وفق عدد رؤوس من انكسرت علیهم السهام فی أصل المسألة وعولها إن كانت عائلة كأبوین وعشر بنات أوزوج وأبوین وست بنات والثالث: أن لاتكون بین سهامهم و رؤوسهم موافقة فیضرب كل عدد رؤوس من انكسرت علیهم السهام فی أصل المسئلة وعولها إن كانت عائلة كأب وأم وخمس بنات أوزوج وخمس أخوات لأب وأم ...... (ص 21 باب التصحیح)

اور تصحیح سے ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ صاحب سراجی نے ان الفاظ بیان فرمایا ہے۔

وإذا أردت أن تعرف نصیب كل فریق من التصحیح فاضرب ما كان لكل فریق من أصل المسألة فیما ضربته فی أصل المسئلة (أی فی المضروب) فما حصل كان نصیب ذالك الفریق(ص 24 فصل)

تیسری نسبت رؤوس اور رؤوس کے درمیان ہے

یہ نسبت آپ رؤوس اور سہام کے بجائے رؤوس اور رؤوس میں دیکھیں گے یعنی ورثہ کی مختلف جماعتوں کے اعداد کے درمیان۔

یہ نسبت بھی دوسری نسبت کی طرح کسر ختم کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے البتہ فرق یہ ہے کہ یہ نسبت اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب کہ کسر وارثوں کی دو یا دو سے زیادہ جماعتوں پر ہو۔

قاعدہ:

اس کا قاعدہ یہ ہے کہ بین الرؤوس والرؤوس نسبت دیکھ کر مضروب تیار کریں گے اور پھر اس مضروب کو سابقہ طریقہ کے مطابق اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اگر مسئلہ اصلیہ ہو اور عول مسئلہ میں ضرب دیں گے اگر مسئلہ عولیہ ہو حاصل ضرب تصحیح مسئلہ ہوگا۔ تصحیح سے حصے دینے کا طریقہ وہی ہے جو دوسری نسبت میں بیان ہوا ہے۔

بین الرؤوس والرؤوس میں پہلی نسبت کے چاروں قاعدے چلتے ہیں۔

تماثل، تداخل، توافق، تباین ترتیب وار سب کی مثالیں پیش کیجاتی ہیں۔

تماثل کی مثال:

6

میـــــــــــــــــــــــــــت

بنات3	جدات3	اعمام 3
$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$	ع
4	1	1

حل مسئلہ: مسئلہ بالا میں وارثوں کی تین جماعتیں ہیں۔ پہلی جماعت میں 3 بنات ہیں۔جن کا حصہ ثلثان ہے۔دوسری جماعت میں 3 جدات ہیں جن کا حصہ سدس ہے اور تیسری جماعت میں 3 اعمام ہیں جو کہ عصبہ ہیں ذوی الفروض سے بچا ہوا مال لیں گے۔مسئلہ بنانے کے لئے ہم نے ثلثان کے مخرج 3 اور سدس کے مخرج 6 میں نسبت دیکھی تو 3 اور 6 میں تداخل کی نسبت ہے تو بقاعدہ تداخل اکثر عدد 6 سے مسئلہ بنایا، پھر 6 کے ثلثان 4 حصے 3 بنات کو دیئے اور سدس یعنی 1 تین جدات کو دیا اور باقی 1 بچا۔وہ تین اعمام کو دیا، 6 مکمل تقسیم ہو گیا لیکن تینوں جماعتوں پر کسر ہے اس لئے کہ نہ 4 تین بنات پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔اور نہ 1 تین جدات پر صحیح تقسیم ہوتا ہے اور نہ ہی 1 تین اعمام پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔

اس کسر کو ختم کرنے کے لئے ہم نے تیسری نسبت استعمال کرتے ہوئے بین الرؤوس والرؤوس نسبت دیکھی تو تینوں جماعتوں کے رؤوس تین، تین ہیں تو (3,3,3) میں تماثل کی نسبت ہے تو بقاعدہ تماثل اُحدالمتماثلین کو لے کر مضروب بنایا اور اس کو اصل مسئلہ 6 میں ضرب دیا تو حاصل ضرب 18 نکلا، یہ تصحیح مسئلہ ہے۔

18=3x6

میــــــــــــــــــــــــــــت

بنات 3	جدات 3	أعمام 3	أحدالمتماثلين 3
$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$	ع	
4	1	1	
12	3	3	
4	1	1	

حصے دینے کا طریقہ وہی سابقہ طریقہ ہے پہلی جماعت 3 بنات کو اصل مسئلہ (6) سے 4 ملا تھا۔ اس کو مضروب 3 میں ضرب دینے سے 12 حاصل ہوئے۔ یہ 18 سے 3 بنات کا حصہ ہوا جو ان پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ ہر بنت کو 4 حصے ملتے ہیں۔

3جدات کو اصل مسئلہ (6) سے 1 ملا تھا اس کو مضروب 3 میں ضرب دینے سے 3 حاصل ہوئے، یہ 3 جدات کا حصہ ہوا جو ان پر برابر تقسیم ہوتا ہے ہر جدہ کو 1 ملتا ہے، 3اعمام کو بھی اصل مسئلہ سے 1 ملا تھا، اس کو مضروب 3 میں ضرب دینے سے 3 حاصل ہوئے جو 3 اعمام پر برابر تقسیم ہوتے ہیں، ہر عم کو ایک ملتا ہے

تماثل کی مثال نمبر 2اور مضروب کو مختصر کرنے کا طریقہ

قاعدۃ: تیسری نسبت میں (بین الرؤوس والرؤوس) نسبت دیکھنے سے پہلے ہر طائفے میں پہلے (بین الرؤوس والسہام) نسبت دیکھیں جہاں بھی (بین الرؤوس والسہام) توافق کی نسبت ہو تو وہاں توافق کے قاعدہ کے مطابق رؤوس کا وفق لے لیں، اور پھر اس وفق کا اگلے طائفے کے عدد رؤوس سے نسبت دیکھیں، اس طرز عمل سے مضروب مختصر ہو جائے گا

چنانچہ تماثل کی مذکور مثال میں اگر بنات کی تعداد 6 ہوں (جیسا کہ سراجی میں 6 بنات ہیں) تو پہلے ہم بنات کے عدد رؤوس 6اور ان کے سہام 4 میں نسبت دیکھیں گے 6اور 4 میں توافق بالنصف ہے تو توافق کے قاعدہ کے مطابق ہم نے 6 کا نصف (وفق) 3 لے لیا، اور پھر 3 کی نسبت اگلے طائفوں کی عدد رؤوس کے ساتھ تماثل کی ہے، اس لئے

أحد المتماثلین 3 کو مضروب بنایا اور اس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا

درج ذیل صورت میں غور کریں!

18=3x6

3أعمام	3جدات	وفق 3 ⇐ 6بنات
ع	1	2
1	6	3
3	1	4
1	3	12
	1	2

تداخل کی مثال:

12

أعمام12	جدات3	زوجات4
ع	1	1
	6	4
7	2	3

مسئلہ بالامین وارثوں کی تین جماعتیں ہیں، پہلی جماعت میں 4 زوجات ہیں جن کا حصہ ربع ہے، کیونکہ میت کی اولاد نہیں ہے، دوسری جماعت میں 3 جدات ہیں جن کا حصہ سدس ہے تیسری جماعت میں 12 أعمام ہیں جو کہ عصبہ ہیں، ربع کا مخرج 4 اور سدس کا مخرج 6 ہے تو ہم نے مسئلہ بنانے کے لئے ان کے مخارج 4 اور 6 میں نسبت دیکھی تو 4 اور 6 میں توافق بالنصف ہے تو بقاعدہ توافق 4 کے نصف (وفق) 2 کو لے کر 6 میں ضرب دیا حاصل 12 نکلا، 2x6=12 سے مسئلہ بنا، 12 کا ربع 3 ہے وہ 4 زوجات کو دیا 12 کا سدس 2 ہے وہ 3 جدات کو دیا، باقی 7 بچے یہ 12 أعمام کا حصہ ہوا، 12 مکمل تقسیم ہوا لیکن تینوں جماعتوں پر کسر ہے کسی جماعت کا حصہ ان پر برابر تقسیم نہیں ہو رہا، نہ 3، 4 زوجات پر اور نہ 2، 3 جدات پر اور نہ ہی 7، 12 أعمام پر برابر تقسیم ہوتا ہے چنانچہ ہم نے کسر کو ختم کرنے کے لئے تیسری نسبت کو استعمال کرتے ہوئے بین الرؤوس والرؤوس نسبت دیکھی، رؤوس کے اعداد یہ ہیں (4-3-12) 3 اور 12 میں تداخل کی نسبت ہے تو لہذا بقاعدہ تداخل اکثر کو لیا، آگے 4 اور 12 میں بھی تداخل ہے تو اکثر المتداخلین 12 کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ 12 میں ضرب دیا تو 144 حاصل ضرب نکلا، 12x12=144 یہ تصحیح مسئلہ ہے.

مضروب 12

144=12x12

میـــــــــــــــــــــــــــت

زوجات 4	جدات 3	أعمام 12	اکثر المتداخلین 12
1/4	1/6	ع	
3	2	7	
36	24	84	
9	8	7	

پہلی جماعت 4 زوجات کو اصل مسئلہ 12 سے 3 ملا تھا۔ اس کو مضروب 12 میں ضرب دینے سے 36 حاصل ہوئے۔ یہ 144 سے (4) زوجات کا حصہ ہے جو ان پر برابر تقسیم ہو رہا ہے۔ ہر زوجہ کو 9 حصے مل رہے ہیں، 3 جدات کو اصل مسئلہ 12 سے 2 ملا تھا اس کو مضروب 12 میں ضرب دینے سے 24 حاصل ہوئے یہ 144 سے 3 جدات کا حصہ ہوا جو ان پر برابر تقسیم ہو رہا ہے۔ ہر جدہ کو 8 حصے مل رہے ہیں۔ 12 اعمام کو اصل مسئلہ 12 سے 7 ملا تھا اس کو مضروب 12 میں ضرب دینے سے 84 حاصل ہوئے۔ یہ 144 سے (12) اعمام کا حصہ ہے جو ان پر برابر تقسیم ہو رہا ہے۔ ہر عم کو سات حصے مل رہے ہیں۔

توافق کی مثال

24

میـــت

زوجات 4	بنات 18	جدات 15	اعمام 6
$\frac{1}{8}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$	ع
3	16	4	1

حل مسئلہ: مسئلہ بالا میں وارثوں کی چار جماعتیں ہیں۔ پہلی جماعت میں میت کی 4 زوجات ہیں۔ جن کا حصہ ثمن ہے۔ دوسری جماعت میں 18 بنات ہیں جن کا حصہ ثلثان ہے۔ تیسری جماعت میں 15 جدات ہیں جن کا حصہ سدس ہے۔ چوتھی جماعت میں 6 اعمام ہیں جو عصبہ ہیں۔ ان کو باقی ماندہ ملے گا۔ ثمن کا مخرج 8 ثلثان کا مخرج 3 اور سدس کا مخرج 6 ہے۔ چنانچہ ہم نے مسئلہ بنانے کے لئے ان مخارج (6,3,8) کے درمیان نسبت دیکھی تو 8 اور 3 میں تباین کی نسبت ہے بقاعدہ تباین 8 کو 3 میں ضرب دیا تو 24 حاصل ضرب نکلا پھر 24 کی 6 کے ساتھ تداخل کی نسبت ہے تو بقاعدہ تداخل اکثر المتداخلین کو لے کر 24 سے مسئلہ بنایا۔

پھر 24 کا ثمن 3 حصے 4 زوجات کو دیے اور 24 کے ثلثان 16 حصے

18 بنات کو دیئے اور 24 کا سدس 4 حصے 15 جدات کو دیئے۔ باقی ماندہ 1 حصہ 6 اعمام کو دیا کیونکہ یہ عصبہ ہیں، باقی ماندہ لیتے ہیں، لیکن چاروں جماعتوں پر کسر ہے، کسی جماعت پر بھی ان کا حصہ برابر تقسیم نہیں ہورہا ہے، نہ تو 3 حصے 4 زوجات پر برابر تقسیم ہوتے ہیں اور نہ ہی 16 حصے 18 بنات پر برابر تقسیم ہوتے ہیں اور نہ ہی 4 حصے 15 جدات پر برابر تقسیم ہوتے ہیں اور نہ ہی 1 حصہ 6 اعمام پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔

تصحیح مسئلہ: لہٰذا اس کسر کو ختم کرنے کے لئے ہم نے تیسری نسبت کو بروئے کار لاتے ہوئے بین الروٗس والروٗس نسبت دیکھنی شروع کی۔ رؤوس کے اعداد یہ ہیں (4-18-15-6) 6 اور 15 میں توافق بالثلث ہے تو ہم نے بقاعدہ توافق 6 کے ثلث 2 کو 15 میں ضرب دیا، 30 حاصل ضرب نکلا پھر 30 کی 18 سے نسبت دیکھی 18 اور 30 میں توافق بالسدس ہے، تو 30 کے سدس 5 کو 18 میں ضرب دیا 90 حاصل ضرب نکلا۔ 90 اور 4 میں توافق بالنصف ہے، تو 90 کے نصف 45 کو 4 میں ضرب دیا 180 حاصل ضرب نکلا، چنانچہ 180 مضروب تیار ہوا۔

مضروب تیار ہوا	180=	45x4	=90	5x18	=30	2x15	6
		توافق بالنصف		توافق بالسدس		توافق بالثلث	

180 مضروب کو لے کر ہم نے اصل مسئلہ 24 میں ضرب دیا تو 4320 حاصل ضرب نکلا۔ یہ تصحیح مسئلہ ہے۔

4320=180x24

میـــــــــــــــــــــــــــــــت

وفق کا حاصل ضرب 180	زوجات 4	بنات 18	جدات 15	اعمام 6
	1	2	1	ع
	8	3	6	
	3	16	4	1
	540	2880	720	180
	135	160	48	30

4 زوجات کو اصل مسئلہ 24 سے 3 ملا تھا۔ اس کو مضروب 180 میں ضرب دینے سے 540 حاصل ہوئے۔ یہ 4320 سے 4 زوجات کا حصہ ہے جو ان پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ ہر زوجہ کو 135 ملتے ہیں۔ 18 بنات کو اصل مسئلہ سے 16 ملا تھا اس کو مضروب 180 میں ضرب دینے سے 2880 حاصل ہوئے۔ یہ 4320 سے 18 بنات کا حصہ ہے جو ان پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ ہر بنت کو 160 ملتے ہیں 15 جدات کو اصل مسئلہ سے 4 ملا تھا اس کو مضروب 180 میں ضرب دینے سے 720 حاصل ہوئے یہ 4320 سے 15 جدات کا حصہ ہے جو ان پر برابر تقسیم ہوتا ہے، ہر جدہ کو 48 ملتے ہیں۔ 6 اعمام کو اصل مسئلہ سے 1 ملا تھا۔ اس کو مضروب 180 میں ضرب دینے سے 180 حاصل ہوا.

یہ 4320 سے 6 اعمام کا حصہ ہے جو ان پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ ہر عم کو 30 حصے ملتے ہیں۔

تباین کی مثال

24

میــــــــــــــــــــــــــــــــــت

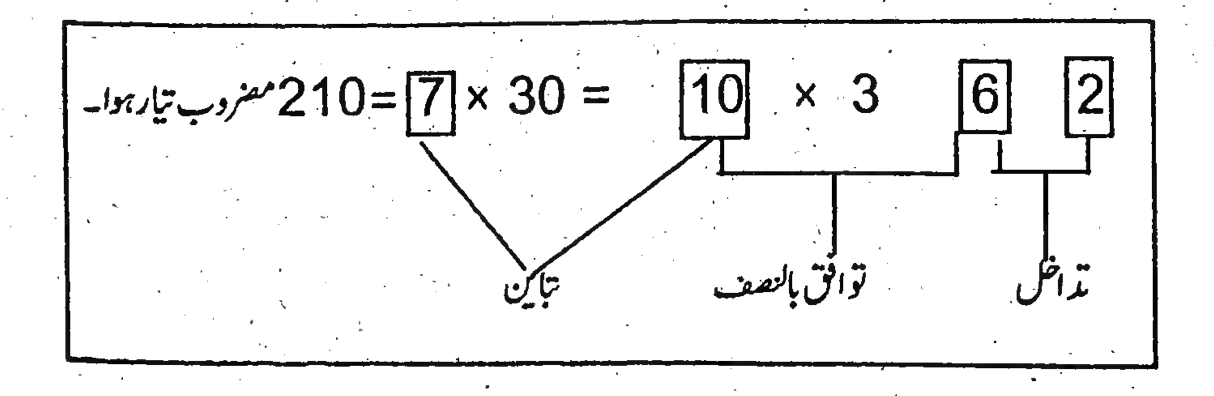
زوجتان 2	جدات 6	بنات 10	أعمام 7
1/8	1/6	2/3	ع
3	4	16	1

حل مسئلہ: مسئلہ بالا میں وارثوں کی چار جماعتیں ہیں۔ پہلی جماعت میں 2 زوجات ہیں جن کا حصہ ثمن ہے۔ دوسری جماعت میں 6 جدات ہیں جن کا حصہ سدس ہے، تیسری جماعت میں 10 بنات ہیں جن کا حصہ ثلثان ہے۔ چوتھی جماعت میں 7 أعمام ہیں جن کا حصہ کوئی متعین نہیں عصبہ ہیں، ثمن کا مخرج 8 ، سدس کا مخرج 6 ثلثان کا مخرج 3 ہے، تو ہم نے مسئلہ بنانے کے لئے پہلی نسبت کو استعمال کرتے ہوئے ان مخارج (3,6,8) میں نسبت دیکھی تو 3 اور 6 میں تداخل ہے تو بقاعدہ تداخل اکثر عدد 6 کو لیا، پھر 6 اور 8 میں توافق بالنصف ہے تو 6 کے نصف 3 کو لے کر 8 میں ضرب دیا، حاصل ضرب 24 نکلا

3x8=24 تو 24 سے مسئلہ بنایا۔

پھر 24 کا ثمن 3 ہے۔ وہ 2 زوجات کو دیا، 24 کا سدس 4 ہے وہ 6 جدات کو دیا، 24 کا ثلثان 16 ہے وہ 10 بنات کو دیا۔ باقی بچا 1 وہ 7 اعمام کو دیا، لیکن آپ دیکھ رہے ہیں کہ چاروں جماعتوں پر کسر ہے 3` 2 زجات پر برابر تقسیم نہیں ہو رہا 4' 6 جدات پر برابر تقسیم نہیں ہو رہا' 16` 10 بنات پر برابر تقسیم نہیں ہو رہا۔ اور 1`7 اعمام پر برابر تقسیم نہیں ہو رہا ہے۔

چنانچہ اس کسر کو ختم کرنے کے لئے ہم نے تیسری نسبت کو استعمال کرتے ہوئے بین الرؤس والرؤس نسبت دیکھی ۔ چاروں جماعتوں کے رؤس کے اعداد یہ ہیں 7,10,6,2، 2 اور 6 میں تداخل کی نسبت ہے تو بقاعدہ تداخل اکثر عدد 6 کو لیا پھر 6 اور 10 میں توافق بالنصف ہے تو 6 کے نصف 3 کو 10 میں ضرب دیا تو حاصل ضرب 30 نکلا، پھر 30 اور 7 میں تباین کی نسبت ہے تو بقاعدہ تباین 30 کو 7 میں ضرب دیا تو 210 حاصل ضرب نکلا۔ یہ مضروب تیار ہوا۔



پھر اس مضروب 210 کو اصل مسئلہ 24 میں ضرب دیا تو 5040 حاصل ضرب نکلا۔ یہ تصحیح مسئلہ ہے۔

5040= 210 x 24

میت

2 زوجات	10 بنات	6 جدات	7 أعمام	210 مضروب
1/8	2/3	1/6	ع	
3	16	4	1	
630	3360	840	210	
315	336	140	30	

2 زوجات کو اصل مسئلہ 24 سے 3 ملا تھا۔ اس کو مضروب 210 میں ضرب دینے سے 630 حاصل ہوئے۔ یہ (5040) سے 2 زوجات کا حصہ ہے جو ان پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ ہر زوجہ کو 315 حصے ملتے ہیں۔ 6 جدات کو اصل مسئلہ سے 4 ملا تھا۔ اس کو مضروب 210 میں ضرب دینے سے 840 حاصل ہوئے۔ یہ (5040) سے 6 جدات کا حصہ ہوا جو ان پر برابر تقسیم ہوتا ہے، ہر جدہ کو 140 ملتے ہیں۔ 10 بنات کو اصل مسئلہ سے 16 ملا تھا، اس کو مضرب 210 میں ضرب دینے سے 3360 حاصل ہوئے۔ یہ (5040) سے دس بنات کا حصہ ہوا جو ان پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ ہر بنت کو 336 حصے ملتے ہیں۔ 7 أعمام کو اصل مسئلہ سے ایک ملا تھا۔ اس کو مضروب 210 میں ضرب دینے سے 210 ہی حاصل ہوئے۔ یہ 7 أعمام کا حصہ ہے جو ان پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ ہر عم کو 30 ملتے ہیں۔

ورثہ کے ہر فریق میں سے ہر واحد (ہر فرد) کا حصہ معلوم کرنے کے تین طریقے

ورثہ کی ہر جماعت میں سے ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا آسان اور سادہ طریقہ (جو ابھی تک استعمال ہوتا رہا) یہ ہے کہ ہر فریق کو جتنا حصہ ملا ہے، اسے اس فریق کے عدد رؤوس پر تقسیم کردو، حاصل ہر فرد کا حصہ ہوگا۔

لیکن اس کے علاوہ صاحب سراجی نے یہاں اس کیلئے تین اور طریقے بھی ذکر فرمائے ہیں، تباین والی آخری مثال میں تینوں طریقوں کی تطبیق کی جاتی ہے۔

پہلا طریقہ:

یہ ہے کہ ہر فریق کو اصل مسئلہ سے (یعنی تصحیح سے پہلے) جتنا حصہ ملا ہے اسے اس فریق کے عدد رؤوس پر تقسیم کردو، اور حاصل تقسیم کو مضروب میں ضرب دے دو حاصل ضرب اس فریق کے ہر فرد کا حصہ ہوگا، ذیل نقشہ میں غور فرمائیں۔

3 ÷2=1.5x210=315 (حصہء زوجتین)

16 ÷10=1.6x210=336 (حصہ بنات)

4 ÷ 6=0.6666667x210=140 (حصہ جدات)

1÷7=0.1428571x210=30 (حصہ أعمام)

جیسے زوجتان کو اصل مسئلہ (24) سے (3) ملا تھا، اس کو ان کے عدد رؤوس (2) پر تقسیم کیا گیا، حاصل (1.5) نکلا، پھر اس کو (210) میں ضرب دیا

گیاتو حاصل (315) نکلا، اب یہ (630) میں سے ہر زوجہ کا حصہ ہے، وقس

علیہ الباقی.

دوسرا طریقہ:

یہ ہے کہ آپ مضروب کو ہر فریق کے عدد رؤوس پر تقسیم کر دیں اور حاصل تقسیم کو اس فریق کے سہام میں (جو ان کو اصل مسئلہ سے قبل از تصحیح ملے ہیں) ضرب دیں حاصل ضرب اس فریق کے ہر فرد کا حصہ ہوگا۔

ذیل نقشہ میں غور فرمائیں۔

$$210 \div 2 = 105 \times 3 = 315$$

$$210 \div 10 = 21 \times 16 = 336$$

$$210 \div 6 = 35 \times 4 = 140$$

$$210 \div 7 = 30 \times 1 = 30$$

مسئلہ مذکورہ میں مضروب (210) کو زوجتان کے عدد رؤوس (2) پر تقسیم کیا گیا تو حاصل (105) نکلا پھر اس کو اصل مسئلہ (24) سے ملنے والے سہام (3) میں ضرب دیا گیا تو حاصل (315) نکلا، اسی طرح یہی عمل بقیہ فریقوں میں کیا گیا فتدبّر فیها۔

تیسرا طریقہ:

وہ طریقہ نسبت ہے یہ زیادہ واضح طریقہ ہے کیونکہ اس میں سابقہ دو طریقوں کی طرح ضرب وتقسیم وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔

وہ طریقہ یہ ہے کہ آپ ہر فریق کے سہام (اصل مسئلہ والے) کی نسبت الگ الگ اس فریق کے عدد رؤوس کی طرف کردیں اور پھر اسی نسبت کے تناسب سے مضروب سے ہر فرد کو حصہ دیدیں۔

جیسے مذکورہ مسئلہ میں زوجتان کے سہام (3) اور ان کے عدد رؤوس (2) میں ایک مثل اور نصف کی نسبت ہے یعنی 3 میں ایک (2) پورا ہے اور ایک (2) کا نصف یعنی 1 ہے، اب ہر زوجہ کو مضروب سے اسی تناسب سے حصے دیئے جائیں گے۔ ایک مضروب (210) پورا اور ایک اس کا نصف (105) مجموعہ اس کا (315) بنے گا۔ (210+105=315)

اسی طرح بنات کے سہام (16) اور ان کے عدد رؤوس (10) میں ایک مثل اور اس کے تین خمس کی نسبت ہے، یعنی 16 میں ایک 10 مکمل اور (10) کے تین خمس (6) ہیں کیونکہ دس کا ایک خمس 2 اور تین خمس 6 ہوتے ہیں) اب ہر بنت کو ایک مضروب (210) مکمل اور اس کے تین خمس (126) دیئے جائیں گے جن کا مجموعہ (336) بنے گا۔ کیونکہ (210) کا خمس (42) ہے اور تین خمس (126) ہیں (210÷5=42 x3=126+210=336)

اسی طرح جدات کے سہام (4) اور عدد رؤوس (6) میں ایک مثل کے دوثلث کی نسبت ہے یعنی 4 ,6 کے دوثلث ہیں، اب ہر جدۃ کو مضروب کے دو ثلث دیئے جائیں گے، تو ہر جدۃ کو (140) ملیں گے کیونکہ 210 کا ایک ثلث 70 ہے اور دوثلث 140 ہیں۔

(210÷3=70+70=140)

اسی طرح اعمام کا حصہ 1 اور ان کے عدد رؤوس 7 میں ایک مثل کے ایک سبع کی نسبت ہے یعنی 1, 7 کا ساتواں حصہ ہے، اب ہر عم کو مضروب کا سبع دیا جائے گا، چنانچہ مضروب (210) کا ایک سبع 30 ہے ہر عم کو 30 دیا جائے گا، (210 ÷7=30)

تیسری نسبت اور اس کی ان چار مثالوں اور ہر فرد کو حصہ دینے کے طریقوں کو صاحب سراجی نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"وأما الأربعة: فأحدها أن يكون الكسر على طائفتين أو أكثر ولكن بين أعداد رؤوسهم مماثلة فالحكم فيها أن يضرب أحد الأعداد فى أصل المسألة مثل: ست بنات وثلث جدات وثلاثة أعمام

والثاني: أن يكون بعض الأعداد متداخلا فى البعض فالحكم فيها أن يضرب أكثر الأعداد فى أصل المسألة مثل: أربع زوجات وثلث جدات واثنى عشر عمًا.

والثالث: أن يوافق بعض الأعداد بعضا فالحكم فيها أن يضرب وفق أحد الأعداد فى جميع الثانى ثم مابلغ فى وفق الثالث إن وافق المبلغ الثالث وإلا فالمبلغ فى جميع الثالث ثم المبلغ فى الرابع كذالك ثم المبلغ فى أصل المسألة كأربع زوجات وثمانى عشر بنتاً وخمس عشرة جدة وستة أعمام.

والرابع: أن تكون الأعداد متباينة لا يوافق بعضها بعضا فالحكم فيها أن يضرب أحدالأعداد فى جميع الثانى ثم مابلغ فى جميع الثالث ثم مابلغ فى جميع الرابع ثم مااجتمع فى أصل المسألة كامرأتين وست جدات وعشر بنات وسبعة أعمام.

(ص 24.23 باب التصحيح)

ورثہ کے ہر فریق سے ہر واحد کا حصہ معلوم کرنے کے تین طریقے صاحب سراجی نے ان الفاظ میں ذکر فرمائے ہیں۔

١ –وإذا أردت أن تعرف نصيب كل واحد من احاد ذالك الفريق، فاقسم ما كان لكل فريق من أصل المسألة على عدد رؤوسهم ثم اضرب الخارج فى المضروب فالحاصل نصيب كل واحد من احاد ذالك الفريق.

٢ ـ ووجه اخر:

وهو أن تقسّم المضروب علىٰ أىّ فريق شئت ، ثم اضرب الخارج فى نصيب الفريق الذى قسمت عليهم المضروب فالحاصل نصيب كل واحد من احاد ذالك الفريق۔

٣ ـ ووجه أخر:

وهو طريق النسبة، وهو الأوضح ، وهو أن تنسب سهام كل فريق من أصل المسألة إلى عدد رؤوسهم مفرداً ثم تعطى بمثل تلك النسبة من المضروب لكل واحد من احاد ذالك الفريق.

(فصل : وإذا أردت الخ ص ٢٤)

مسئلہ میراث حل کرنے کا تفصیلی طریقہ

جب بھی آپ سے میراث کا کوئی مسئلہ پوچھا جائے تو اس میں عام طور پر تین قسم کے ورثہ ہی ہوں گے۔

(1) ذوی الفروض:

جن کے حصے قرآن کریم میں متعین ہیں اور سب سے پہلے ان کو ان کے حصے دیئے جاتے ہیں۔

(2) عصبہ:

ذوی الفروض سے بچا ہوا مال لیتے ہیں، اگر ذوی الفروض نہ ہوں تو پورا مال لے لیتے ہیں۔

(3) ذوی الأرحام.

اگر ذوی الفروض اور عصبہ نہ ہوں تو پھر ذوی الأرحام کو مال میراث ملتا ہے۔

فائدہ: عصبہ اور ذوی الأرحام کے اقسام اور ان کی پہچان اور تفصیل کے لئے تعلیم المواریث کا مطالعہ فرمایئے یا آپ کے استاذ صاحب، سراجی میں آپ کو پڑھائیں گے۔

تو آپ پہلے اس مسئلہ کا بغور جائزہ لیں کہ اس میں ورثہ صرف ذوی الفروض ہیں، یا صرف عصبہ ہیں، یا ذوی الفروض اور عصبہ دونوں ہیں، اگر صرف

عصبہ ہیں، تو پھر دیکھ لیں کہ سب مرد ہیں یا مرد اور عورتیں دونوں مخلوط ہیں۔

اگر مسئلہ میں صرف مرد عصبہ ہوں اور عورتیں ساتھ نہ ہوں تو

اس صورت میں آپ ان مردوں کے رؤوس سے مسئلہ بنائیں، یعنی ان کی جتنی تعداد ہے اس عدد سے مسئلہ بنائیں گے، جیسے ایک شخص کا انتقال ہوجائے اور ورثہ میں صرف پانچ بیٹے ہوں تو آپ پانچ سے مسئلہ بنائیں گے اور ہر ایک بیٹے کو ایک حصہ دے دیں گے اسی طرح دس بیٹے ہوں تو دس سے مسئلہ بنائیں گے۔

5

میـــــــــــــــــــــــــــت

ابن	ابن	ابن	ابن	ابن
1	1	1	1	1

اور اگر مسئلہ میں عصبہ مرد اور عورتیں مخلوط ہوں تو اس صورت میں آپ رؤوس اعتباری سے مسئلہ بنائیں گے، رؤوس اعتباری کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہر ایک مرد عصبہ کو دو شمار کریں گے یعنی ایک رأس تو اس کا ہے اور دوسرے رأس کا آپ اعتبار کرتے ہوئے، وہاں دوسرا رأس فرض کرلیں گے، جیسے ایک شخص کا انتقال ہوجائے اور ورثہ میں صرف ایک بیٹا اور ایک بیٹی رہ جائیں تو یہاں اگرچہ افراد 2 ہیں لیکن یہاں بیٹے کے ساتھ بیٹی بھی ہے، تو آپ بیٹے کو دو شمار کر کے 3 رؤوس اعتباری سے مسئلہ بنا کر 2 حصے بیٹے کو اور ایک

حصہ بیٹی کو دے دیں گے۔

3

میــــــــــــــــــــــــــــــت

ابن	بنت
2	1

کیونکہ قرآن کریم نے مخلوط عصبہ (خواہ بیٹے، بیٹیاں ہوں، یا بہن بھائی ہوں) کے لئے للذ کر مثل حظ الانثیین ،، کا قانون بیان کیا ہے کہ ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا یہ صرف اسی صورت میں مل سکتا ہے کہ جب آپ ایک مرد کو دو فرض کرلیں ورنہ پھر عورت کو اکہرا اور مرد کو دوہرا حصہ نہیں مل سکتا۔

میت کے بیٹے اور بیٹیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ قانون اس طرح بیان فرمایا ہے "یوصیکم اللّٰہ فی أولادکم للذکر مثل حظ الانثیین،،

اولاد کا لفظ أبناء اور بنات دونوں کو شامل ہے اور میت کے بہن بھائیوں کے متعلق یہ قانون قرآن کریم نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

"وإن کانوا إخوةً رجالًا ونسآء فللذکر مثل حظ الانثیین،،

مذکورہ ان دونوں صورتوں میں آپ کو کوئی نسبت اور قاعدہ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی، بس صرف یہ دیکھنا ہے کہ ورثہ صرف مرد ہوں تو سب کو برابر حصہ دیدو اور اگر دونوں مخلوط ہوں تو ہر مرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا

حصہ دیدو خواہ وہ میت کے بیٹے بیٹیاں ہوں، یا بہن بھائی ہوں۔

اور اگر مسئلہ میں ذوی الفروض اور عصبہ دونوں ہوں تو پھر آپ یہ دیکھ لیں کہ ذوی الفروض ایک ہے یا متعدد، اگر مسئلہ میں ایک ذی فرض ہو تو اس صورت میں آپ کو سب سے پہلا قاعدہ استعمال کرنا پڑے گا، کہ مسئلہ میں ایک فرض ہو تو اس فرض کا مخرج مسئلہ ہوتا ہے۔

چنانچہ آپ اس فرض کے مخرج سے مسئلہ بنا کر متعین فرض اس وارث کو دے دیں گے، اور جو باقی بچے گا وہ عصبہ کو دیا جائے گا، جیسے ایک عورت انتقال کر جائے اور ورثہ میں ایک بیٹا اور شوہر رہ جائیں تو شوہر ذی الفرض ہے اور بیٹا عصبہ ہے یہاں ذی فرض ایک ہے، یعنی شوہر اور اس کا فرض ربع ہے کیونکہ اولاد موجود ہے لہذا آپ شوہر کے فرض ربع کے مخرج 4 سے مسئلہ بنا کر 4 کا ربع 1 شوہر کو دے دیں گے اور باقی 3 ابن کو دیا جائے گا۔

4

میـــــــــــــت

زوج	ابن
$\frac{1}{4}$	ع
1	3

اگر ذوی الفروض متعدد ہوں تو پھر آپ ان ذوی الفروض کے متعین فروض (سہام) ان کے ناموں کے نیچے لکھ دیں اور پھر ان فروض کے مخارج کے درمیان نسبت دیکھ کر مسئلہ بنائیں اور پھر اس مسئلہ کے عدد سے ذوی الفروض کو ان کے حصے دے کر باقی ماندہ عصبہ کو دے دیں۔ یہاں آپ پہلی نسبت استعمال کریں گے جو مخارج کے درمیان ہے جیسے ایک عورت کا انتقال ہو جائے۔ ورثہ میں ماں، شوہر اور ایک بیٹا رہ جائے۔ اس صورت میں ماں کا حصہ سدس ہے اور شوہر کا ربع ہے اور بیٹا عصبہ ہے۔ چونکہ یہاں فروض متعدد ہیں سدس اور ربع، تو یہاں آپ پہلی نسبت کو استعمال کرتے ہوئے سدس کے مخرج 6 اور ربع کے مخرج 4 میں نسبت دیکھیں گے۔ 6 اور 4 میں توافق بالنصف ہے تو اس کا قاعدہ استعمال کر کے آپ نے 6 کے نصف 3 کو 4 میں ضرب دیا۔ حاصل ضرب 12 سے آپ نے مسئلہ بنایا، اب کل مال کے 12 حصے بنائیں گے۔ 12 کا سدس 2 ہے وہ ماں کو دے دیں گے اور 12 کا ربع 3 ہے وہ شوہر کو دے دیں گے۔ باقی 7 حصے بچے یہ سب بیٹے کو ملیں گے کیونکہ یہ عصبہ ہے۔

12

میـــــــــــــــت

ابن	زوج	أم
	$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{6}$
ع	3	2
7		

یہاں آپ نے صرف پہلی نسبت استعمال کی کہ بین المخارج نسبت دیکھ کر صحیح مسئلہ بنایا اور سب کو ان کے متعین حصے دیئے اور بس مسئلہ مکمل ہوا اور کسی جماعت پر کسر بھی نہیں ہے۔ نہ ایک پر نہ دو پر۔ لہذا نہ دوسری نسبت کی یہاں ضرورت ہے اور نہ تیسری نسبت کی، کیونکہ یہ نسبتیں کسر ختم کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہیں اور یہاں کسر ہی نہیں۔

ہاں اگر کہیں مسئلہ میں ایک جماعت پر کسر ہو تو وہاں آپ دوسری نسبت کو استعمال کرتے ہوئے بین الرؤس والسہام نسبت دیکھ کر کسر ختم کریں۔ جیسے مذکورہ مسئلہ میں 1 بیٹے کے بجائے 2 ہوں تو پھر 7 دو پر برابر تقسیم نہیں ہو رہا، ایک جماعت پر کسر آ گیا آپ نے بین الرؤس والسہام نسبت دیکھی تو 2 اور 7 میں تباین کی نسبت ہے تو قاعدے کے مطابق آپ نے کل رؤس 2 کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ 12 میں ضرب دیا تو حاصل ضرب 24 نکلا۔ یہ تصحیح مسئلہ ہے۔

24=2x12

میت

ابن ابن 2	زوج	أم
7	1/4	1/6
14	3	2
7 7	6	4

ماں کو اصل مسئلہ میں سے 2 ملا تھا۔ اس کو مضروب 2 میں ضرب دینے سے 4 حاصل ہوئے یہ تصحیح 24 سے ماں کا حصہ ہے۔ زوج کو اصل مسئلہ سے 3 ملا تھا اس کو مضروب 2 میں ضرب دینے سے 6 حاصل ہوئے۔ یہ 24 سے اس کا حصہ ہے، 2 بیٹوں کو اصل مسئلہ سے 7 ملا تھا اس کو مضروب 2 میں ضرب دینے سے 14 حاصل ہوئے یہ 24 سے 2 بیٹوں کا حصہ ہے۔ جو ان پر برابر تقسیم ہو رہا ہے، ہر بیٹے کو 7 حصے ملتے ہیں۔ یہاں آپ نے دوسری نسبت کو استعمال کر کے کسر ختم کیا۔

اور اگر کسی مسئلہ میں دو یا دو سے زیادہ جماعتوں پر کسر ہو تو وہاں آپ کو تیسری نسبت کی ضرورت پڑے گی۔ چنانچہ وہاں آپ تیسری نسبت کو استعمال کرتے ہوئے بین الرؤس والرؤس نسبت دیکھ کر کسر ختم کریں گے۔ جیسے ایک شخص کا انتقال ہو جائے اور ورثہ میں چار بیویاں، چھ بیٹیاں، تین چچے رہ جائیں۔ اس مسئلہ میں وارثوں کی تین جماعتیں ہیں، چار بیویاں ہیں ان کا حصہ ثمن ہے۔ چھ بیٹیاں ہیں ان کا حصہ ثلثان ہے۔ تین چچے ہیں وہ عصبہ ہیں چونکہ یہاں فروض متعدد ہیں، ثمن اور ثلثان، تو مسئلہ بنانے کے لئے پہلی نسبت استعمال کرتے ہوئے بین المخارج ثمن کے مخرج 8 اور ثلثان کے مخرج 3 میں نسبت دیکھیں گے تا کہ آپ صحیح مسئلہ بنائیں اور صحیح تقسیم کر لیں 3 اور 8 میں تباین کی

نسبت ہے تو تباین کا قاعدہ استعمال کر کے آپ نے 3 کو 8 میں ضرب دیا حاصل ضرب 24 نکلا۔ یہ تصحیح مسئلہ ہے۔ پھر 24 کا ثمن 3 ہے۔ وہ آپ نے 4 زوجات کو دیا، 24 کا ثلثان 16 ہے۔ وہ 6 بیٹیوں کو دیا۔ باقی 5 بچے، یہ عصبہ یعنی 3 چچوں کو ملا اور 24 مکمل تقسیم ہوا۔

24

میــــــــــــــــــــــــت

4 زوجات	6 بنات	أعمام 3
1/8	2/3	ع
3	16	5

تصحیح مسئلہ: اب تینوں جماعتوں پر کسر ہے کیونکہ نہ 3 چار زوجات پر برابر تقسیم ہوتا ہے، نہ 16 چھ بنات پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ اور نہ ہی 5 تین اعمام پر برابر تقسیم ہوتا ہے یہاں تیسری نسبت کی ضرورت پڑی کیونکہ کسر دو سے زیادہ جماعتوں پر ہے تو تیسری نسبت کو استعمال کرتے ہوئے بین الرؤس والرؤس نسبت دیکھنی شروع کی رؤس کے أعداد یہ ہیں (4-6-3) 3 اور 6 میں تداخل کی نسبت ہے تو اکثر عدد 6 کو لیا پھر 6 اور 4 میں توافق بالنصف ہے

توبقاعدہ توافق 6 کے نصف 3 کو 4 میں ضرب دیا۔ تو (12=4x3) ہوا، اور 12 مضروب تیار ہوا، اس کو اصل مسئلہ 24 میں ضرب دیں گے۔ حاصل ضرب 288 تصحیح مسئلہ ہوگا۔

288=12x24

میـــــــــــــــــــــت

زوجات 4	بنات 6	أعمام 3
1	2	
8	3	ع
3	16	5
36	192	60
9	32	20

4 زوجات کو اصل مسئلہ سے 3 ملا تھا۔ اس کو مضروب 12 میں ضرب دینے سے 36 حاصل ہوئے یہ اب چار زوجات پر برابر تقسیم ہوتے ہیں، ہر زوجہ کو 9 حصے ملتے ہیں، 6 بنات کو اصل مسئلہ سے 16 ملا تھا۔ اس کو مضروب 12 میں ضرب دینے سے 192 حاصل ہوئے۔ یہ 6 بنات پر برابر تقسیم ہوتے ہیں، اور ہر بنت کو 32 حصے ملتے ہیں۔ 3 أعمام کو اصل مسئلہ سے 5 ملا تھا، اس کو مضروب 12 میں ضرب دینے سے 60 حاصل ہوئے ہیں، یہ کل تصحیح سے 3 أعمام کا حصہ ہے، جو ان پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ ہر عم کو 20 حصے ملتے ہیں۔

اگر مسئلہ میں صرف ذوی الفروض ہیں کوئی بھی عصبہ نہیں

تو وہاں ذوی الفروض سے بچا ہوا مال ان پر دوبارہ تقسیم ہوتا ہے جسے رد کہتے ہیں ۔ رد کے چار قواعد واصول ہیں جو آپ باب الرد میں تفصیل سے پڑھیں گے یا تعلیم المواریث میں ملاحظہ فرمالیں۔ وہاں بڑی وضاحت کے ساتھ ان چار اصولوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اگر سہام کا مجموعہ اصل مسئلہ سے بڑھ جائے تو اسے عول کہا جاتا ہے، وہاں اصل مسئلہ کے بعد عین کا نشان (ع) لگایا جاتا ہے۔ تفصیل باب العول میں دیکھیے ۔

اگر مسئلہ اس نوعیت کا ہے کہ اس میں کئی مُردے ہیں جو تقسیم وراثت سے پہلے یکے بعد دیگرے انتقال کر چکے ہیں وہاں ہر میت کا مسئلہ الگ بنایا جاتا ہے اور پھر اس کے سہام اس کے زندہ وارثوں کی طرف منتقل کئے جاتے ہیں اسے مناسخہ کہتے ہیں ۔ جو آپ سراجی میں مناسخہ کی بحث میں پڑھیں گے ۔ بندہ نے تعلیم المواریث میں مناسخہ کو بڑی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کی ہے جو مطالعہ کے بعد آپ محسوس کریں گے ۔ اِن شاء اللہ۔ اس کے علاوہ حمل، مفقود، خنثٰی، مناسخہ وغیرہ تمام مباحث میں یہی نسبتیں اور قواعد استعمال ہوں گے ۔ جس سے آپ بخوبی واقف ہو گئے ہیں۔

ضروری نوٹ: ہر مسئلہ میں اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ تمام ورثہ کی نسبت میت کی طرف کرنی ہوگی۔ باپ سے مردے کا باپ مراد ہوگا۔ بھائی سے میت ہی کا بھائی مراد ہوگا۔ ورنہ مسئلے میں فحش غلطی کر جاؤ گے۔

میت کا ترکہ تقسیم کرنے کے چار طریقے

قبل اس کے کہ ہم آپ کو ترکہ وجائیداد تقسیم کرنے کے مختلف طریقے سمجھائیں۔ پہلے لفظ میت اور ترکہ کی لغوی واصطلاحی تحقیق سمجھ لیں۔

میت: یاء کے سکون کے ساتھ مردے کو کہا جاتا ہے، یعنی جس سے روح نکل گئی ہو۔

میّت: یاء کی تشدید اور کسرہ کے ساتھ اس شخص کو کہا جاتا ہے جو مرنے والا تو ہو لیکن فی الحال اس میں روح موجود ہو، صاحب معجم الوسیط نے میت اور میّت کے اس فرق کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے

" المیْت (بسکون الیاء) الذی فارق الحیاة و جمعه أموات کما فی قوله تعالیٰ أومن کان میتا فأحییناه ،، (سورة انعام 122)

والمیّت (بالتشدید و کسر الیاء) من فی حکم المیت ولیس به وجمعه أموات وموتیٰ کما فی قوله تعالیٰ إنك میّت وإنهم میّتون

(ص 891 ج 2 معجم الوسیط)

اسی طرح اگر عقلی اعتبار سے بھی میّت کے لفظ پر غور کیا جائے تو اس کی

یاء مشدد اور متحرک ہے۔ یعنی وہ انسان جس میں زندگی موجود ہے اور وہ مختلف اعمال میں مشغول ہے، حرکت موجود ہے، اور لفظ میت کی یاء ساکنہ ہے یعنی وہ انسان جس کی روح نکل گئی اور جسم بغیر حرکت کے موجود ہے۔ شاعر ابو عمرو نے اس کی بڑی اچھی تعبیر فرمائی ہے۔

أیا سائلی تفسیر میت ومیِّت
فدونك قد فسّرتُ إن کنت تعقل
فمن ذا کان روح فذالك میِّت
وما المیت إلا من إلی القبر یحمل

(معجم الأخطاء الشائعة ص:239)

ترکہ:...... یہ لفظ راء کے کسرہ "ترِکہ"، اور راء کے سکون "ترْکہ"، دونوں مستعمل ہیں۔ البتہ بفتح الراء ترَکہ غلط ہے اس لیے ترَکہ نہیں کہنا چاہیئے۔

ترکہ لغت میں کہا جاتا ہے "ما یترکہ الشخص ویبقیہ"، اور اصطلاح میں "الترکة ماترك الإنسان صافیاً خالیاً عن حق الغیر"،

یہاں ترکہ بمعنی متروکہ ہے۔ یعنی مردے کا وہ مال وجائیداد جو غیر کے حق سے فارغ ہو یعنی مردہ شرعی طور پر اس کا مالک بنا تھا خواہ وہ کسی بھی چیز کا ہو۔

(التعریفات للجرجانی ص25)

ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ نمبر 1

طریقہ نسبت

میت کا ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مذکورہ اُصولوں کے مطابق آپ مسئلہ کی تصحیح نکالیں، مثلاً آپ سے مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک شخص کا انتقال ہوا، ورثہ میں ایک بیوی، ماں، باپ، چھ بیٹے اور ایک بیٹی رہ گئی ہے اور کل ترکہ چھ لاکھ 600000 روپے ہیں۔ تو آپ پہلے اس طرح مسئلہ کی تصحیح نکال لیں گے۔

24 کل ترکہ 600000

میت

بیٹی	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	باپ	ماں	بیوی
ع							$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{8}$
1	2	2	2	2	2	2	4	4	3

مسئلہ کی تصحیح 24 سے ہوئی۔ جو ظاہر ہے ثمن (3) بیوہ کو دیا، ماں باپ میں سے ہر ایک کو سدس 4,4 دیا۔ باقی 13 بچے، یہ چھ بیٹوں اور ایک بیٹی پر للذکر مثل حظ الأنثيين تقسیم کرنے ہیں تو 13 ان پر برابر تقسیم ہوتے ہیں کیونکہ ان کے رؤوس اعتباری بھی 13 ہی ہیں۔ چنانچہ ہر بیٹے کو 2 اور بیٹی کو 1 ملا۔ اب ان پر 600000 روپے تقسیم کرنے ہیں۔

تو اس کا پہلا اور آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ بیوی کو ثمن دینے کے لئے کل ترکہ کو 8 پر تقسیم کرلیں جو حاصل نکلے وہ آٹھواں حصہ ہوگا۔ وہ بیوی کو دے دیں۔ پھر والدین میں سے ہر ایک کو سدس دینے کے لئے کل ترکہ کو 6 پر تقسیم کرلیں جو حاصل نکلے وہ کل مال کا چھٹا حصہ ہوگا وہ ماں باپ میں سے ہر ایک کو دے دیں۔ پھر کل ترکہ سے ان دیئے گئے تمام حصوں یعنی ثمن اور دو سدس کو منفی کردو جو باقی بچے ان کو 13 رؤوس اعتباری پر تقسیم کرلو، جو حاصل نکلے وہ بیٹی کو دے دو اور اس کا ڈبل ہر بیٹے کو دے دو۔ اس طرح کل ترکہ صحیح تقسیم ہو جائے گا۔

اب دیکھئے کل ترکہ 600000 کو جب ہم نے 8 پر تقسیم کیا تو حاصل 75000 نکلا۔ یہ چھ لاکھ سے بیوی کا حصہ ہے، پھر والدین کو حصہ دینے کیلئے چھ لاکھ کو 6 پر تقسیم کیا تو حاصل 100000 نکلا، یہ چھ لاکھ میں ماں، باپ میں سے ہر ایک کا حصہ ہے۔ اب ہم ان حصوں کو یعنی 75000 اور دو مرتبہ 100000 یعنی دو لاکھ پچھتر ہزار کو چھ لاکھ سے نکال لیں گے تو باقی بچے 325000، اب اس رقم کو 13 رؤوس اعتباری پر تقسیم کرلیں گے تو فی حصہ 25000 نکلے گا۔ یہ بیٹی کا حصہ ہے، اور اس کا ڈبل 50000 ہر بیٹے کو دے دیں گے تو 6 بیٹوں کا مجموعہ حصہ 300000 ہوا، اب چھ لاکھ کا ترکہ مکمل تقسیم ہو گیا۔

24 — کل ترکہ 600000

میـــــــــــــــــت

بیوی	ماں	باپ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$	ع						
3	4	4	2	2	2	2	2	2	1
75000/	100000/	100000-	فی بیٹے کا حصہ 50000						25000/

اس طریقے میں یہ بھی سہولت ہے کہ اگر آپ مسئلہ کی تصحیح نہ بھی نکالیں تب بھی ضرورت نہیں۔ محض ورثہ کے سہام لگا کر مجموعہ ترکہ سے وہ سہام ان کو دے دیں اور باقی ماندہ عصبات پر تقسیم کرلیں۔ البتہ یہ طریقہ صرف وہاں چلتا ہے جس مسئلے میں صرف ذوی الفروض اور عصبات ہوں اور سیدھا سادہ مسئلہ ہو۔ رڈیہ عولیہ نہ ہو،

دوسرا طریقہ، طریقہ تقسیم:

وہ یہ ہے کہ آپ مسئلہ کی تصحیح نکالنے کے بعد تمام ورثہ کو ان کے متعین سہام دے دیں۔ اس کے بعد کل ترکہ کو تصحیح کے عدد پر تقسیم کردیں، جو حاصل نکلے اسے ہر وارث کے سہام میں ضرب دیں۔ حاصل ضرب کل ترکہ سے اس وارث کا حصہ ہوگا، مثلاً مسئلہ مذکورہ میں مسئلہ کی تصحیح 24 سے ہوئی ہے اور کل ترکہ 600000 روپے ہیں تو ہم نے چھ لاکھ کو 24 پر تقسیم کیا تو حاصل نکلا

25000 یہ 600000 کا چوبیسواں حصہ ہے۔ اب اسی 25000 کو ہر وارث کے سہام میں ضرب دینا ہے۔ بیوی کو اُصل مسئلہ سے 3 ملا ہے۔ 25000 کو 3 میں ضرب دینے سے 75000 حاصل نکلا۔ یہ بیوی کا حصہ ہے، ماں، باپ میں سے ہر ایک کو اُصل مسئلہ سے 4,4 ملا ہے تو 25000 کو 4 میں ضرب دینے سے 100000 حاصل نکلا۔ یہ چھ لاکھ میں والدین میں سے ہر ایک کا حصہ ہوا۔ ہر بیٹے کو اصل مسئلہ سے 2 ملا تھا۔ 25000 کو 2 میں ضرب دینے سے 50000 حاصل نکلا۔ یہ فی بیٹے کا حصہ ہے اور کل بیٹے چھ ہیں تو پچاس ہزار کو چھ میں ضرب دینے سے 300000 حاصل نکلا۔ یہ چھ بیٹوں کا مجموعہ حصہ ہے۔

بیٹی کو اصل مسئلہ سے ایک ملا تھا۔ 25000 کو ایک میں ضرب دینے سے یہی حاصل نکلا۔ یہ 25000 بیٹی کا حصہ ہے، آپ نے دیکھا کہ سابقہ سہام میں کوئی فرق نہیں آیا تمام سہام بدستور وہی ہیں صرف طریقہ تقسیم میں فرق آیا، اسی طرح تیسرے طریقے میں بھی سہام میں کوئی فرق نہیں آئے گا، صرف طریقہ تقسیم جداگانہ ہوگا۔ اس طریقے کو طریقہ قسمت کہا جاتا ہے۔

تیسرا طریقہ، طریقہ ضرب

یہ ہے کہ آپ سابقہ طرز پر مسئلہ کی تصحیح نکالنے اور ورثہ کو سہام دینے کے بعد کل ترکہ کو براہ راست ہر وارث کے سہام میں ضرب دیں پھر حاصل ضرب کو تصحیح کے عدد پر تقسیم کرلیں تو حاصل تقسیم کل ترکہ سے اس وارث کا حصہ ہوگا، جیسے کہ مسئلہ مذکورہ میں تصحیح 24 سے ہے کل ترکہ 600000 ہیں۔ بیوی کو 3، ماں باپ میں سے ہر ایک کو 4,4 ہر بیٹے کو 2 اور بیٹی کو 1 ملا ہے۔ تو آپ بیوی کو حصہ دینے کے لئے چھ لاکھ کو بیوی کے سہام 3 میں ضرب دیدو تو حاصل ضرب 1800000 نکلا۔ اب 24 پر تقسیم کرلو تو حاصل تقسیم وہی 75000 نکلا، اسی طرح ماں باپ میں سے ہر ایک کو حصے دینے کے لئے 6 لاکھ کو ان کے سہام 4 میں ضرب دو تو حاصل ضرب 2400000 نکلے گا۔ اب اس کو 24 پر تقسیم کرلو تو حاصل تقسیم وہی 100000 نکلے گا، اسی طرح فی بیٹے کو تصحیح سے 2 ملا ہے تو 6 لاکھ کو 2 میں ضرب دینے سے حاصل 1200000 نکلا اب اس کو 24 پر تقسیم کرلو تو حاصل ضرب وہی 50000 نکلے گا۔ یہ فی بیٹے کا حصہ ہے، ان کا مجموعہ حصہ پہلے معلوم ہو چکا ہے۔ بیٹی کو ایک ملا تھا۔ چھ لاکھ کو ایک میں ضرب دینے سے چھ لاکھ ہی حاصل ہوئے۔ اب اس کو 24 پر تقسیم کرلو تو حاصل ضرب وہی 25000 نکلے گا۔ یہ بیٹی کا حصہ ہے، کیلکولیٹر استعمال کرنے کی صورت میں یہ طریقہ زیادہ مفید ہوتا ہے۔ خاص کر اعشاریہ کا

فرق بہت کم ہوتا ہے۔اس طریقے کو طریقہ ضرب کہا جاتا ہے۔

صاحب سراجی نے اس طریقہ کو ان الفاظ میں ذکر کیا ہے

إذا كان بين التصحيح والتركة مباينة فاضرب سهام كل وارث من التصحيح في جميع التركةَ ثم اقسم المبلغ على التصحيح الخ ،، (فصل فی قسمة التركات بين الورثة والغرماء ص 25)

ذیل نقشہ میں غور فرمائیں۔

3x600000=1800000 ÷ 24=75000	حصہ زوجہ
4x600000=2400000 ÷ 24=100000	حصہ اُم
4x600000=2400000 ÷ 24=100000	حصہ اَب
2x600000=1200000 ÷ 24=50000	حصہ فی بیٹا
1x600000=600000 ÷ 24=25000	حصہ بیٹی

چوتھا طریقہ: (طریقۃ الرّدّ الی الوفق)

ترکہ تقسیم کرنے کا چوتھا طریقہ، طریقۃ الرد الی الوفق ہے، یعنی مسئلہ اور ترکہ میں توافق کی نسبت بنا کر دونوں کا وفق نکالنا اور پھر ترکہ اور مسئلہ کے وفق میں سابقہ طریقہ ضرب استعمال کرنا ہے۔

جیسے کہ مسئلہ مذکورہ (24) سے ہے۔ اور ترکہ (600000) ہے، (24) اور (6) میں تداخل کی نسبت ہے لیکن اس میں توافق بنایا جاسکتا ہے، یعنی (24) اور (6) میں توافق بالسدس کی نسبت ہوسکتی ہے۔ (24) کا سدس (4) اور 6 لاکھ کا سدس ایک لاکھ ہے، اب دونوں کا وفق نکالنے کے بعد طریقہ ضرب استعمال کیا جائے گا، یعنی ہر وارث کے حصے کو ترکہ کے وفق (100000) میں ضرب دیا جائے گا اور حاصل ضرب کو مسئلہ کے وفق (4) پر تقسیم کیا جائے گا۔ حاصل تقسیم ترکہ سے اس وارث کا حصہ ہوگا۔ یہ طریقہ طریقہ ضرب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

ذیل نقشہ میں غور فرمالیں۔

24 (4) 100000 ترکہ 600000

میــت

بیوی	ماں	باپ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$				ع			
3	4	4	2	2	2	2	2	2	1

75000/ 100000/ 100000-, فی بیٹے کا حصہ 50000 25000/

3x100000=300000÷4=75000 (حصہ زوجہ)

4x100000=400000÷4=100000 (حصہ اب)

4x100000=400000÷4=100000 (حصہ ام)

2x100000=200000÷4=50,000 (حصہ فی بیٹا)

1x100000=100000÷4=25000 (حصہ بیٹی)

قضاء الدیون یعنی کم ترکہ سے میت کے زیادہ قرضداروں کے قرض ادا کرنے کا طریقہ

اگر میت پر دیون اس کے ترکہ سے کم ہوں اور ترکہ زیادہ ہو مثلاً میت پر قرضہ 10 روپے اور اس کا ترکہ 15 روپے ہیں یا ترکہ کے برابر ہو مثلاً میت پر قرضہ 10 روپے ہے اور ترکہ بھی 10 روپے ہے تو اس صورت میں دیون ادا کرنے میں کوئی مشکل نہیں۔ کیونکہ اگر دیون ترکہ سے کم ہیں تو ہر ایک کا پورا دین ادا کرکے جو ترکہ بچے وہ ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے گا اگر دیون ترکہ کے برابر ہوں تو تمام ترکہ سے دیون ادا ہو جائیں گے اور ورثاء کو کچھ نہیں ملیگا۔ البتہ اگر دیون تمام ترکہ سے زیادہ ہوں تو چونکہ غرماء میں سے ہر ایک کا پورا دین ادا نہیں ہوسکتا تو اب ترکہ تمام غرماء میں ان کے دیون کے تناسب سے تقسیم ہوگا۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ میت کا نشان بنا کر ورثاء کی جگہ غرماء کے نام لکھ دیئے جائیں ہر غریم کا دین اس کے نام کے نیچے لکھ دیا جائے تمام غرماء کے دیون کے مجموعہ کو مخرج قرار دیکر مخرج کی جگہ لکھ دیا جائے اور دوسری طرف ترکہ لکھ دیا جائے۔ اس کے بعد مخرج یعنی دیون کے مجموعہ اور کل ترکہ میں نسبت دیکھی جائے اگر توافق ہو تو دونوں کا وفق نکال لیا جائے اور اگر تباین ہو تو کل کا کل لیا جائے اس کے بعد ہر غریم کے دین کو ترکہ کے وفق (بصورت توافق) یا کل میں (بصورت تباین) ضرب دیکر حاصل ضرب کو مخرج کے وفق یا کل پر تقسیم کیا جائے حاصل تقسیم ترکہ میں سے اس غریم کا حصہ ہوگا۔ بعینہ طریقہ ضرب والا عمل کریں۔

توافق کی مثال

(3)وفق	(5)وفق
9	15 مجموعہ دیون

میـــــــــــــــــــــــــــــــــت

خالد	زید
5 روپے	10روپے
3	6

زید : 6=5÷30=3x10

خالد : 3=5÷15=3x5

کل میزان=9 روپے

نوٹ: اگر مجموعہ دیون یعنی مخرج اور ترکہ میں تداخل ہوتو اس کوتوافق میں تبدیل کیا جائے گا۔

تباین کی مثال

15	13
میـــــــــــــــــــــــــــت	
زید	خالد
10 روپے	5روپے
8.67	4.33

زید 8.66=15÷130=13x10

خالد5x13=65 ÷15=4.33

کل میزان = 13 روپے

صاحب سراجی نے اس طریقے کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"و أمافی قضاء الدیون فدین کل غریم بمنزلةسهام کل وارث فی العمل و مجموع الدین بمنزلة التصحیح"(فصل فی قسمة الترکا ت بین الورثه والغرماء ص25-26)

اگر ترکہ میں کسر ہو؟

اگر ترکہ میں کسر ہو مثلاً ذیل مثال میں مسئلہ 8 سے ہے اور ترکہ $25\frac{1}{3}$

$25\frac{1}{3}$ 6ع8

میـــــــــــــــــــــــــــــت

زوج	أُم	أُختان لأب و أم
1	1	2
2	6	3
3	1	4

تو اس ترکہ مکسورۃ کے اس کسر کو ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ (ترکہ اور مسئلہ دونوں کو پھیلا دو اور جنس کسر میں سے بنا دو)

ترکہ بسط کرنے یعنی پھیلانے وسیع کرنے کا طریقہ

یہ ہے کہ ترکہ کے عدد صحیح کو کسر کے مخرج میں ضرب دو اور پھر حاصل ضرب کو کسر کے ساتھ جمع کر دو اس سے ترکہ مبسوطۃ ہو جائے گا۔ یعنی پھیل جائے گا۔

جیسے مسئلہ مذکورہ میں 25 ترکہ کا عدد صحیح ہے' اس کو کسر کے مخرج 3 میں ضرب دیا جائے گا تو حاصل 75 نکلے گا۔((25x3=75)) اب اس 75 کو کسر کے ساتھ جو کہ 1 ہے جمع کیا جائے گا تو مجموعہ 76 ہو جائے گا۔ اب بسط ترکہ ہو گیا۔ (25x3=75+1=76)

بسط مسئلہ کا طریقہ:

یہ ہے کہ مسئلہ کے عدد کو کسر کے مخرج میں ضرب دو فقط اور کسر کو اس کے ساتھ جمع مت کرو۔ تو اس طریقہ سے مسئلہ مبسوطہ پھیل جائے گا۔
جیسے مسئلہ مذکورہ کی تصحیح کا عدد 8 ہے اس کو کسر کے مخرج 3 میں ضرب دیا جائے گا تو حاصل 24 نکلے گا (24=3x8) اب بسط مسئلہ ہو گیا۔
جب آپ بسط مسئلہ و ترکہ کر چکے تو اب ترکہ مکسورہ کے تقسیم کرنے کیلئے سابقہ طریقہ، طریقہ ضرب استعمال کیا جائے گا۔ یعنی ہر وارث کے حصے کو کل ترکہ مبسوطہ 76 میں ضرب دیا جائے گا۔ اور حاصل ضرب کو مسئلہ مبسوطہ 24 پر تقسیم کیا جائے گا' حاصل تقسیم ترکہ سے اس وارث کا حصہ ہو گا۔

(حصہ زوج) 3x76=228÷24=9.5

(حصہ اُم) 1x76=76 ÷24=3.16

(حصہ اُختان) 4x76=304÷24=12.66

25.32 مجموعہ

مسئلہ مبسوطۃ 1   ترکہ مبسوطۃ $\frac{1}{3}$

6 ع 8 (24)   (76)   25

میـــت

زوج	أم	أختان لأب وأم
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{2}{3}$
$\frac{3}{}$	$\frac{1}{}$	$\frac{4}{}$
9.5	3.16	12.66

صاحب سراجی رحمہ اللہ نے اس طریقہ کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

"وإن كان في التركة كسور فابسط التركة والمسألة كلتيهما 'أي اجعلهما من جنس الكسر ثم قدّم فيه مارسمناه" (ص 26)

فتویٰ میراث لکھنے کا طریقہ اور ایک نمونہ

مسئلہ میراث کے جواب لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے آپ الجواب یا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھیں پھر لفظ میت لمبا کھینچ کر اس کے بائیں طرف میت کا نام لکھیں اس میت کے نیچے اس کے ان تمام وارثوں کو لکھیں جو سائل نے استفتاء میں ذکر کئے ہیں اور وہ اسکی وفات کے وقت زندہ تھے اگر ورثاء میں زوج یا زوجہ ہو تو سب سے پہلے اسے لکھیں اس کے بعد باقی وارثوں کو لکھیں۔

پھر ان ورثاء کا بغور جائزہ لیں کہ ان میں ذوی الفروض کونسے اور کتنے ہیں اور عصبہ کتنے ہیں اور کون محروم و محجوب ہے اس کے بعد ذوی الفروض کے حالات میں غور کر کے ہر ذی فرض وارث کے نیچے اس کا مقرر حصہ نصف، ثمن وغیرہ لکھ دیں عصبہ کے نیچے ع لکھ دیں اور محروم، محجوب کے نیچے م لکھ دیں پھر سابقہ اصولوں کے مطابق مسئلہ بنا کر پہلے ذوی الفروض کو ان کے متعین حصے دے دیں اگر کچھ بچ جائے تو وہ عصبہ کو دے دیں اور مسئلہ کی تصحیح مکمل کریں۔

لیکن صرف اس نقشے پر اکتفاء نہ کریں کیونکہ سائل اور عام مستفتی اسے نہیں سمجھتا بلکہ نقشہ بنانے کے بعد عبارت والفاظ میں مکمل مسئلہ کی وضاحت کر دیں کہ فلاں شخص کے مال کو حقوق مقدمہ علی المیراث ادا کرنے کے بعد اتنے حصے بنا کر فلاں وارث کو اتنے حصے ملیں گے اور فلاں کو اتنے پھر آخر میں واللہ اعلم لکھ کر دستخط کر دیں۔

ذیل میں ایک فتویٰ بطور نمونہ پیش کیا جاتا ہے:

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام اس مسئلے کے بارے میں ایک شخص عبداللہ ایک لاکھ روپے ترکہ چھوڑ کر فوت ہو گیا ہے اس کے وارثوں میں ایک بیوی زینب ایک بیٹی عائشہ اور ایک بھائی خالد رہ گیا ہے تو عبداللہ کے ترکہ میں سے ہر وارث کو کتنا ملے گا؟ بینوا توجروا

المستفی

کامران کراچی

الجواب

مرحوم کے ترکہ سے تجہیز و تکفین کا خرچہ نکالنے کے بعد اگر ان کے ذمہ قرض یا مالی واجبات ہوں تو انہیں ادا کیا جائے پھر اگر انہوں نے کوئی وصیت کی ہو تو باقی ماندہ ترکہ کے ایک تہائی تک اسے پورا کیا جائے۔ پھر جو ترکہ بچ جائے اسے 8 برابر حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ زینب کو 1 عائشہ کو 4 اور خالد کو 3 حصے دیئے جائیں۔

اس تقسیم کی رو سے عبداللہ کے ترکہ 100000 میں سے زینب کو 12500 روپے، عائشہ کو 50000 روپے اور خالد کو 37500 روپے ملیں گے۔

جیسے ذیل نقشہ میں دکھایا گیا ہے۔

مسئلہ 8 عبداللہ۔ ترکہ 100000

میـــــــــــــــــــــــــــت

زوجہ	بیٹی	بھائی
زینب	عائشہ	خالد
1	1	ع
8	2	
1	4	3
12500 روپے	50000	37500 روپے

واللہ أعلم بالصواب دستخط

فیصد (100 روپے) میں ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ

فیصد (یعنی 100 میں) ترکہ تقسیم کرنے اور (100) میں ہر وارث کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر وارث کو تصحیح سے جتنا حصہ ملا ہے اس کے ساتھ دو صفر بڑھا دو (مثلاً حصہ 3 ہے تو دو صفر بڑھانے سے 300 ہو جائے گا) اور پھر اس کو تصحیح مسئلہ پر تقسیم کردو، حاصل تقسیم (100) میں سے اس وارث کا حصہ ہوگا۔

ذیل مسئلہ میں غور فرمائیں!

12   (100)

میت

زوج	اُم	اَب	ابن
$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$	ع
3	2	2	5
25%	16.66%	16.66%	41.66%

300÷ 12=25% (حصہ زوج، 3)

200÷12=16.66% (حصہ اُم، 2)

200÷12=16.66 % (حصہ اَب، 2)

500 ÷ 12= 41.66% (حصہ ابن، 5)

مجموعہ 99.98

مسئلہ 12 سے ہے، زوج کو تصحیح سے 3 ملا تھا۔ اس کے ساتھ دو صفر بڑھانے سے 300 ہو گئے، اس کو 12 پر تقسیم کیا گیا۔ حاصل 25 نکلا، تو 25 (100) میں سے زوج کا حصہ ہوا، بقیہ حصوں میں بھی اسی طرح کیا گیا ہے کما ھو الظاھر

تمرین

س: عدد کسے کہتے ہیں اوراس کی کتنی قسمیں ہیں؟

س: کسر لکھنے کا کیا طریقہ ہے ؟

س: قرآن کریم میں حق تعالیٰ نے وارثوں کے کتنے حصے خود بیان فرمائیں ہیں؟

س: تضعیف اور تنصیف کا کیا مطلب ہے؟

س: پہلی نسبت کس کے درمیان ہے اوراس کا کیا مقصد ہے؟

س: دوسری نسبت کس کے درمیان ہے اوراس کا کیا قاعدہ ہے اور یہ کب استعمال ہوتی ہے اس میں پہلی نسبت کے کتنے قاعدے چلتے ہیں؟

س: تداخل کو کب توافق میں تبدیل کیا جاتا ہے؟

س: تیسری نسبت کس کے درمیان ہے اوراس کا کیا قاعدہ ہے؟

س: یہ نسبت کس مقصد کیلئے ہے اور کب استعمال ہوتی ہے؟

س: اس میں پہلی نسبت کے کتنے قاعدے چلتے ہیں؟

س: مسئلہ میراث حل کرنے کا تفصیلی طریقہ کیا ہے بیان کیجئے؟

س: میت کا ترکہ وجائیداد کیسے تقسیم کی جائے گی؟

س: تقسیم جائیداد کا پہلا طریقہ کیا ہے؟

س: دوسرا طریقہ کیا ہے؟

س: تیسرا طریقہ کیا ہے؟

س: چوتھا طریقہ کیا ہے؟

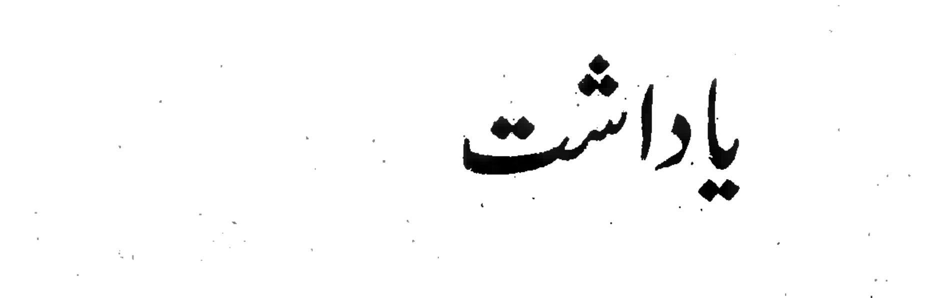
س: ترکہ کسے کہتے ہیں؟

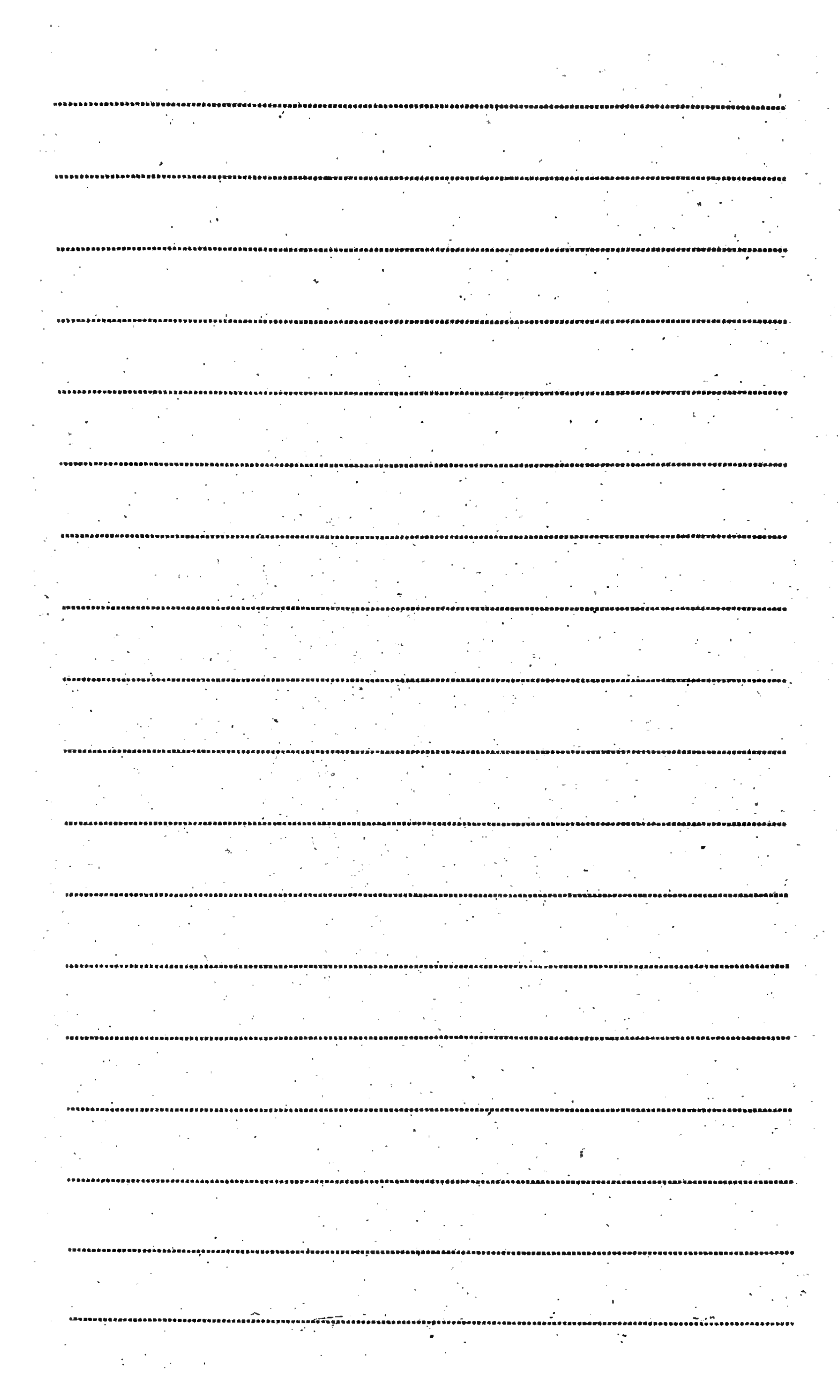
س: قضاء الدیون کا کیا طریقہ ہے؟

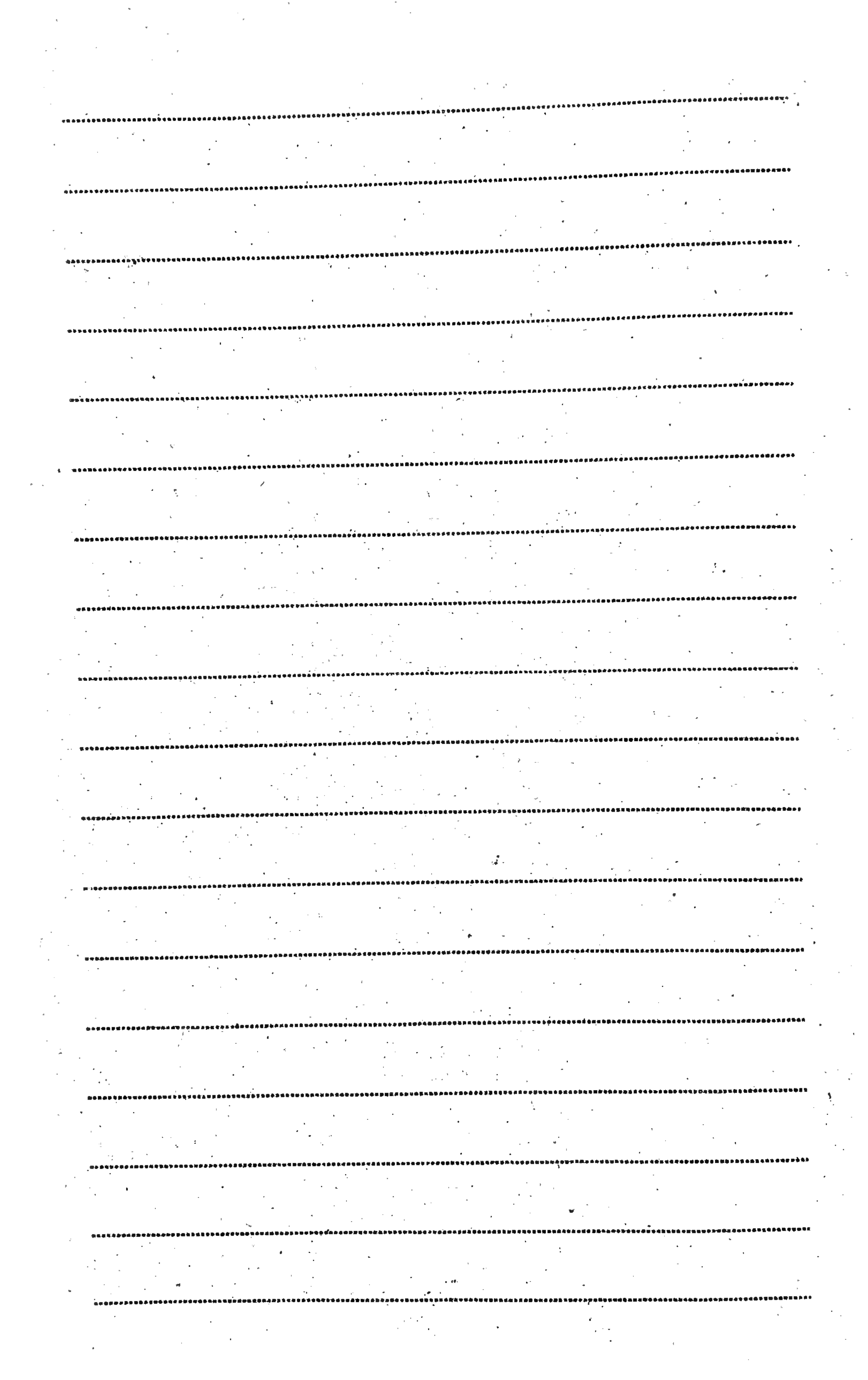
س: اگر ترکہ میں کسور ہوں تو اس کے حل کا کیا طریقہ ہے؟

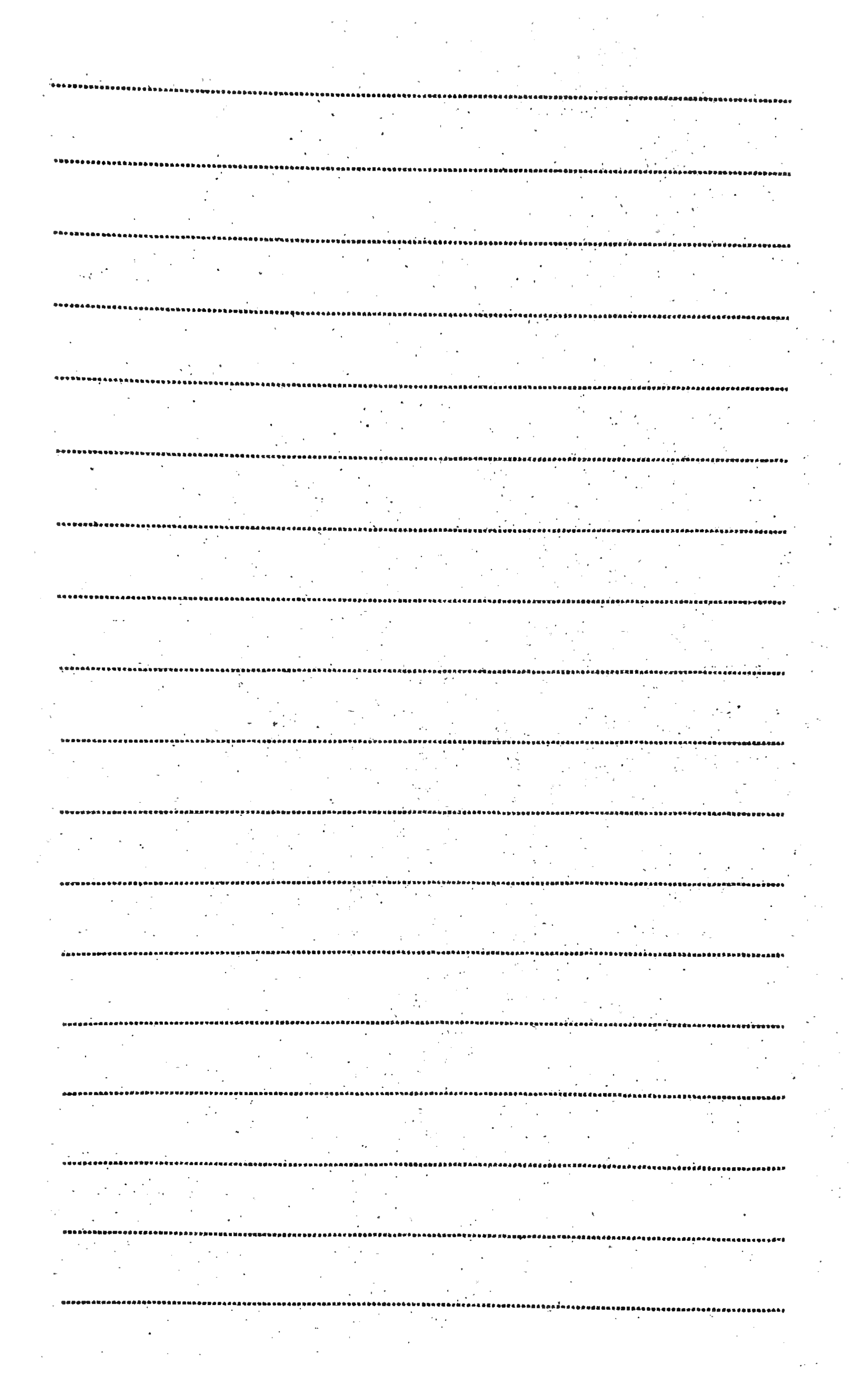
س: فتویٰ میراث کیسے لکھا جاتا ہے؟

س: فیصد میں ترکہ تقسیم کرنے کا کیا طریقہ ہے؟


یادداشت













سلام کتب مارکیٹ، دکان نمبر 17 علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔
0300-2343814